Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 50   وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ   شمارہ: 34

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

3 جمادی الثانی 1422 ہجری 23 ظہور 1380 ہش 23 اگست 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 16 اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے اس کی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔

قرآن شریف نہایت سہل اور آسان طریق سے خدائے تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اسلام ایک ایسا، بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اسکی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے اسکی شناخت کیلئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانون کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدائے تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس میں ایک برکت اور قوت جاذبہ ہے جو خدا کے طالب کو دمبدم خدا کی طرف کھینچتی اور روشنی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے اور قرآن شریف پر سچا ایمان لانے والا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا کہ اس پُر حکمت عالَم کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے۔ بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے اور ایک پاک رؤیت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے کہ فی الواقع وہ صانع موجود ہے اور اس پاک کلام کی روشنی حاصل کرنے والا محض خشک معقولیوں کی طرح یہ گمان نہیں رکھتا کہ خدا واحد لاشریک ہے بلکہ صدہا چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ پکڑ کر ظلمت سے نکالتے ہیں واقعی طور پر مشاہدہ کر لیتا ہے کہ درحقیقت ذات اور صفات میں خدا کا کوئی بھی شریک نہیں اور نہ صرف اسقدر بلکہ وہ عملی طور پر دنیا کو دکھا دیتا ہے کہ وہ ایسا ہی خدا کو سمجھتا ہے اور وحدت الٰہی کی عظمت ایسی اس کے دل میں سما جاتی ہے کہ وہ الٰہی ارادہ کے آگے تمام دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بلکہ مطلق لاشے اور سراسر کالعدم سمجھتا ہے

انسانی فطرت ایک ایسے درخت کی طرح واقع ہے جسکے ایک حصہ کی شاخیں نجاست اور پیشاب کے گڑھے میں غرق ہیں اور دوسرے حصے کی شاخیں ایک ایسے حوض میں پڑتی ہیں جو کیوڑہ اور گلاب اور دوسری لطیف خوشبوؤں سے پر ہے اور ہر ایک حصے کی طرف سے جب کوئی ہوا چلتی ہے تو بدبو یا خوشبو کو جیسی کہ صورت ہو پھیلا دیتی ہے اسیطرح نفسانی جذبات کی ہوا بدبو ظاہر کرتی ہے اور رحمانی نفحات کی ہوا پوشیدہ خوشبو کو پیرایۂ ظہور و بروز پہناتی ہے پس اگر رحمانی ہوا کے چلنے میں جو آسمان سے اترتی ہے روک ہو جائے تو انسان نفسانی جذبات کی تند و تیز ہواؤں کے ہر طرف سے طمانچے کھا کر اور انکی بدبوؤں کے نیچے دب کر ایسا خدائے تعالیٰ سے منہ پھیر لیتا ہے کہ شیطان مجسم بن جاتا ہے اور اسفل السافلین میں گرایا جاتا ہے اور کوئی نیکی اسکے اندر نہیں رہتی اور کفر اور معصیت اور فسق و فجور اور تمام رزائل کے زہروں سے آخر ہلاک ہو جاتا ہے اور زندگی اسکی جہنمی ہوتی ہے اور آخر مرنے کے بعد جہنم میں گرتا ہے اور اگر خدائے تعالیٰ کا فضل دستگیر ہو اور نفحات الٰہیہ اسکے صاف اور معطر کرنے کے لئے آسمان سے چلیں اور اسکی روح کو اپنی خاص تربیت سے دمبدم نورانیت اور تازگی اور پاک طاقت بخشیں تو وہ طاقت بالا سے قوت پا کر اسقدر اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے کہ فرشتوں کے مقام سے بھی اوپر گذر جاتا ہے اس سے ثابت ہے کہ انسان میں نیچے گرنے کا بھی مادہ ہے اور اوپر اٹھائے جانے کا بھی۔ اور کسی نے اس بارے میں سچ کہا ہے۔

حضرت انساں کہ حد مشترک را جامع است ...... ☆ ...... می تواند شد مسیحا می تواند خر شدن

لیکن اس جگہ مشکل یہ ہے کہ نیچے جانا انسان کے لئے سہل امر ہے گویا ایک طبعی امر ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک پتھر اوپر کو بہت مشکل سے جاتا ہے اور کسی دوسرے کے زور کا محتاج ہے لیکن نیچے کی طرف خود بخود گر جاتا ہے اور کسی کے زور کا محتاج نہیں پس انسان اوپر جانے کے لئے ایک زور آور ہاتھ کا محتاج ہے اسی حاجت نے سلسلہ انبیاء اور کلام الٰہی کی ضرورت ثابت کی ہے اگرچہ دنیا کے لوگ سچے مذہب کے پرکھنے کے معاملہ میں ہزارہا پیچ در پیچ مباحثات میں پڑ گئے ہیں اور پھر بھی کسی منزل مقصود تک نہیں پہونچے لیکن سچ بات یہ ہے کہ جو مذہب انسانی نابینائی کے دور کرنے اور آسمانی برکات کے عطا کرنے کے لئے اس حد تک کامیاب ہو سکے جو اس کے پیرو کی عملی زندگی میں خدا کی ہستی کا اقرار اور نوع انسان کی ہمدردی کا ثبوت نمایاں ہو

وہی مذہب سچا ہے اور وہی ہے جو اپنے سچے پابند کو اس منزل مقصود تک پہنچا سکتا ہے جسکی اسکی روح کو پیاس لگا دی گئی ہے اکثر لوگ صرف ایسے فرضی خدا پر ایمان لاتے ہیں جسکی قدرتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں اور جسکی شکتی اور طاقت صرف قصوں اور کہانیوں کے پیرایہ میں بیان کی جاتی ہے پس یہی سبب ہوتا ہے کہ ایسا فرضی خدا ان کو گناہ سے روک نہیں سکتا بلکہ ایسے مذہب کی پیروی میں جیسے جیسے ان کا تعصب بڑھتا جاتا ہے ویسے ویسے فسق و فجور پر شوخی اور دلیری زیادہ پیدا ہوتی جاتی ہے اور نفسانی جذبات ایسی تیزی میں آتے ہیں کہ جیسے ایک دریا کا بند ٹوٹ کر اردگرد پانی اس کا پھیل جاتا ہے اور کئی گھروں اور کھیتوں کو تباہ کر دیتا ہے وہ زندہ خدا جو قادرانہ نشانوں کے شعاع اپنے ساتھ رکھتا ہے اور اپنی ہستی کو تازہ بتازہ معجزات اور طاقتوں سے ثابت کرتا رہتا ہے وہی ہے جس کا پانا اور دریافت کرنا گناہ سے روکتا ہے اور سچی سکینت اور شانتی اور تسلی بخشتا ہے اور استقامت اور دلی بہادری کو عطا فرماتا ہے وہ آگ بن کر گناہوں کو جلا دیتا ہے اور پانی بنکر دنیا پرستی کی خواہشوں کو دھو ڈالتا ہے مذہب اسی کا نام ہے جو اسکو تلاش کریں اور تلاش میں دیوانہ بن جائیں۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۶-۱۸)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دیوبندیوں کے عاشق رسول غیر مسلم شعراء

......۵......

قبل ازیں ہم چار اقساط ’’دیوبندیوں کے عاشق رسول غیر مسلم شعراء‘‘ کے عنوان کے تحت تحریر کر چکے ہیں جس میں ہم نے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز کلمات طیبات کو پیش کر کے بتایا تھا کہ آج کے اس دور میں اگر کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق کیا ہے تو وہ صرف اور صرف سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں اور نہ صرف آپ کی تحریرات بلکہ آپ کی حیات طیبہ کے ایمان افروز واقعات اس امر پر شاہد ناطق ہیں۔ اور پھر رؤیا و کشوف میں آپ کو عاشق رسول کے خطابات سے نوازا گیا ہے۔

آج کی گفتگو میں ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان کوششوں کا تذکرہ کریں گے جو ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے سلسلہ میں قانونی رنگ میں آپ نے فرمائی تھیں۔

جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بچپن سے ہی آپ کی گھٹی میں پلا دی گئی تھی چنانچہ 1880ء میں آپ نے اسلام کی فتح و عظمت کے قیام کیلئے جس عظیم کتاب کی تصنیف شروع فرمائی اس میں آپ نے اس امر کا خیال رکھا کہ آپ کسی بھی مذہب کے خلاف تنقیدی رنگ میں قلم نہیں اُٹھائیں گے۔ اور اس کی وجہ دراصل یہ تھی کہ براہین احمدیہ سے قبل اکثر آریہ اور پادری حضرات اسلام کے خلاف نہ صرف تنقیدی انداز بیان استعمال کرتے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی تک کرتے تھے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے صرف اور صرف عشق محمدی کے جذبہ کے پیش نظر ایسی طرز تصنیف کی بنیاد ڈالی جس کے نتیجہ میں اسلام کی خوبیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کے تذکرے ہوں تا کہ اس طرز کی نقل دوسرے لوگ بھی کریں اور وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کرنے کی بجائے اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کریں چنانچہ ایک دنیا جانتی ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس طرز تصنیف کی حوصلہ افزائی کی خاطر اسلام کے بالمقابل اپنی اپنی الہامی کتاب کی خوبیاں بیان کرنے والے کو دس ہزار روپے نقد انعام دینے کا اعلان فرمایا۔ لیکن نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ یہ تعمیری طرز دیگر اہل مذاہب کے علماء کو راس نہ آئی بلکہ انہوں نے اسلام کے خلاف پہلے کی طرح ہی اشتعال انگیزی کے سلسلہ کو جاری رکھا۔

براہین احمدیہ کی طرز تحریر میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مذہبی تحریر کا ایک ایسا اچھوتا اور منفرد ڈھنگ پیش کیا جس کی مثال گزشتہ تاریخ میں ملنا مشکل ہے اور دراصل آپ کا یہ مبارک طریق صرف اور صرف سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے نتیجہ میں تھا اس سے آپ کی تمنا یہ تھی کہ ایک تو دنیا پر اسلام کی خوبیوں کا اظہار ہو دوسرے اس طریق کے اپنانے سے دشمنان اسلام اپنی کتب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے سے باز آجائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم اُن کے دلوں میں پیدا ہو۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتب کی اس طرز تحریر کے علاوہ ہمیشہ اس فکر میں رہتے تھے کہ باقاعدہ حکومت کی سطح پر بھی ایسا قانون بنا چاہئے جس سے ایک تو بانیان مذاہب کی عزت قائم ہو دوسرے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا اظہار ہو اور کوئی آپ کی شان اقدس میں کوئی غلط بات نہ کہہ سکے چنانچہ اس کیلئے آپ نے گورنمنٹ کی خدمت میں ۱۸۹۵ء میں آریوں اور عیسائیوں کے مذہبی مباحثات کی اصلاح کیلئے ایک نوٹس دیا اور گورنمنٹ کی خدمت میں ایک میموریل ۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء کو پیش کیا اس میں گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلائی کہ ایسا قانون بنایا جانا چاہئے کہ ہر فریق اپنے مذہب کے بانی اور مقدس کتب کی خوبیاں تو بیان کرے لیکن دوسرے کے مذہبی پیشوا اور کتب مقدسہ پر بے جا حملے نہ کرے لیکن اس وقت گورنمنٹ نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ لیکن حضور نے حب رسول کے پر خلوص جذبہ کے تحت اپنی اس مخلصانہ کوشش کو جاری رکھا اور ستمبر ۱۸۹۷ء میں ایک میمورنڈم تیار کیا اور اس پر کثیر التعداد مسلمانوں کے دستخط کرائے اور اسے لارڈ ایلجن وائسرائے ہند کو بھجوایا اگرچہ حضور اقدس کی اس تجویز پر دیر سے عمل ہوا لیکن بالآخر مجبور ہو کر حکومت کو بانیان مذاہب کے احترام کا قانون بنانا پڑا۔ جس کے نفاذ میں آپ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی علمی و عملی اور دفاعی کوششوں کے ساتھ ساتھ کسی بھی دشمن اسلام کے اُن اعتراضات کا بھی دندان شکن جواب دیتے تھے جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے خلاف کرتا تھا۔ چنانچہ 1897 میں جب ایک عیسائی احمد شاہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کے خلاف ایک نہایت گندی اور دلآزار کتاب لکھی تو ملک کی دیگر مسلم تنظیموں نے اس کی ضبطی کیلئے احتجاج کیا مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جبکہ یہ کتاب سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم ہو چکی ہے تو صرف اس کے ضبط کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا بہتر یہ ہوگا کہ اس کا کافی و شافی جواب لکھا جائے۔

۴۔ سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کے دل میں اس طرح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی کہ جب بھی کوئی پادری یا آریہ آنحضرت ﷺ کے خلاف زبان درازی کرتا تو آپ ان میں سے بعض قابل ذکر لیڈران کو مباہلہ کا چیلنج بھی دیتے چنانچہ یہی چیلنج جہاں آپ نے لیکھرام آریہ کو دیا وہیں امریکہ کے ڈاکٹر ڈوئی کو بھی دیا جس نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور جس کے ہزارہا مرید اس زمانہ میں تھے پہلے تو آپ نے ان دونوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے سے باز رہنے کی تلقین کی اور پھر غیرت خداوندی سے ڈرایا۔ آپ نے لیکھرام کو مخاطب کر کے فرمایا۔

الا اے دشمن نادان و بے راہ   بترس از تیغ بران محمد

ترجمہ:۔ اے نادان اور بے راہ رو دشمن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تیز روحانی تلوار سے ڈر

ڈوئی کی المناک موت پر آپ نے فرمایا واضح ہو کہ یہ شخص جس کا نام عنوان میں درج ہے اسلام کا سخت درجہ پر دشمن تھا اور علاوہ اس کے اس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا اور حضرت سید النبیین و اصدق الصادقین و خیر المرسلین و امام الطیبین جناب تقدس مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۳۔ صفحہ ۵۶۲)

۵۔ ۲، ۳، ۴ دسمبر ۱۹۰۷ء کو آریہ سماج لاہور نے ایک جلسہ کیا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ بھی اپنے نمائندے بھجوائیں حضور نے ان کی درخواست کو قبول فرمایا۔ لیکن انہوں نے احمدی نمائندگان کی موجودگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف گندی زبان استعمال کی۔ حضور علیہ السلام کو اس واقعہ کا جب علم ہوا تو آپ کو شدید تکلیف ہوئی اس پر ان کے تمام اعتراضات باطلہ کے جواب میں حضور نے ایک کتاب ’’چشمہ معرفت‘‘ شائع فرمائی جس میں ان کے تمام اعتراضات کے مدلل و مسکت جواب دئے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام زندگی سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے جھنڈے تلے آپ کے ایک نہایت ادنیٰ خادم کی حیثیت سے گزری آپ اپنی زندگی کا نصب العین بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم   گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی شدید محبت کے باعث ہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے امام مہدی اور اپنے درمیان شدید مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا نام میرا نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کی طرح ہوگا اور وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اسکا آغاز میرے آغاز کیطرح اور اسکا انجام میرے انجام کیطرح ہوگا اسیطرح اسی محبت کی بناء پر آپ ﷺ نے امام مہدی کو اپنے اہل بیت میں سے قرار دیا ہے یہ تو تھا خدا تعالیٰ کے ایک پاک بندے کا اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے جذبہ عشق و محبت اور حب رسول کے جذبہ سے سرشار ہو کر ناموس رسول کی حفاظت کی عظیم الشان کوششیں لیکن دیوبندی جسقدر جذبہ حب رسول سے سرشار ہیں اس کی مثالیں ہم آئندہ گفتگو میں پیش کریں گے انشاء اللہ۔ آج کی گفتگو کو ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل فرمان پر ختم کرتے ہیں۔ جو آپ نے اپنی وفات سے چند روز قبل فرمایا۔

’’جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے ہیں اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔‘‘

(پیغام صلح صفحہ ۳۰ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

(منیر احمد خادم)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI

P. 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎237050

خطبہ جمعہ

رحمٰن وہ ہے جو بلا مبادلہ رحم کرنے والا ہے۔ رحمانیت کا تعلق نہ صرف یہ کہ قرآن مجید کے نزول سے ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کے وجود سے بھی ہے، اسی لئے آپؐ کو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش خدا کی رحمانیت کا مظہر تھی۔

رحمٰن خدا کے انکار کے نتیجہ میں دنیا پر بڑی تباہیاں آنے والی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۶ / جولائی ۲۰۰۱ء / ۶ / وفا ۱۳۸۰ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک۔

یہاں صفت رحمانیت کا بیان ہو رہا ہے۔ پہلے اس سے رحمٰن اور رحیم دونوں کا جو اکٹھا مجموعہ ہے اس کے متعلق کافی بات ہو چکی ہے لیکن جب دوبارہ ہم نے دیکھا تو رحمانیت کی صفت سے متعلق بہت سی آیات رہ گئی ہیں۔ آیات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لفظ رحمٰن سے متعلق بہت سے الہامات ہوئے ہیں۔ پس آج میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں سے لفظ رحمٰن والے الہامات پیش کرتا ہوں:۔

کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوْاللُّطْفِ وَالنَّدٰی. اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوْالْمَجْدِ وَالْعُلٰی۔ میں ہی لطف اور بخشش کا مالک رحمٰن ہوں، میں ہی بزرگی اور بلندی کا مالک ہوں۔ پھر الہام ہے اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ سَاَجْعَلُ لَکَ سُھُوْلَۃً فِی اَمْرِکَ۔ میں ہی تیرے لئے تیرے کام میں سہولت پیدا کروں گا۔ پھر الہام ہے اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ اُقْدِرُ مَا اَشَاءُ میں رحمٰن خدا ہوں جو چاہتا ہوں مقدر کرتا ہوں۔ پھر الہام ہے اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ فَانْتَظِرْ میں رحمٰن ہوں میری مدد کا منتظر رہ۔ پھر اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ میں رحمٰن ہوں مُرسَل میرے پاس نہیں ڈرا کرتے۔

پھر لفظ رحمٰن سے تعلق میں ایک الہام ہے اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ لَا یُخْزٰی عَبْدِیْ وَلَا یُھَانُ. عِشْقُکَ قَائِمٌ وَوَصْلُکَ دَائِمٌ۔ میں ہی رحمٰن ہوں، میرا بندہ رسوا نہیں کیا جاتا اور نہ اسے ذلیل کیا جاتا ہے۔ تیرا عشق قائم ہے اور تیرا تعلق ہمیشہ رہنے والا ہے۔

پھر ایک الہام ہے اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ اَصْرِفُ عَنْکَ سُوْءَ الْاَقْدَارِ۔ تحقیق میں رحمٰن ہوں، میں بری قضا و قدر تجھ سے پھیر دوں گا۔ پھر ایک الہام ہے ۳ / مارچ ۱۹۰۱ء کا اِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ دَافِعُ الْاَذٰی۔ میں رحمٰن ہوں تکلیفوں کو دور کرنے والا۔ اب یہ ۱۹۰۱ء کا جو الہام ہے اس کا خاص تعلق ہم سے معلوم ہوتا ہے۔ وَاِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ نَاصِرُ حِزْبِہٖ اور میں ہی رحمٰن ہوں اپنی جماعت کی مدد کرنے والا۔ پس ہم بھی رحمٰن خدا سے ہی جماعت کے لئے اس عاجزی کی حالت میں مدد طلب کرتے ہیں۔

اب قرآن کریم کی آیات میں جہاں لفظ رحمٰن آتا ہے وہ شروع کرتا ہوں۔ ﴿وَاِلٰھُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾۔ یہاں رحمٰن کے ساتھ رحیم بھی ہے اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں مگر وہ جو رحمٰن اور رحیم۔ (سورۃ البقرہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"تمہارا معبود صرف ایک ہی ہے جسے اللہ کہتے ہیں۔ ہر ایک کاملہ صفت سے موصوف ہر ایک بُرائی سے پاک۔ بن مانگے احسانات کرنے والا۔ مانگنے والوں کے سوال و محنت پر عنایت فرمانے والا۔ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔ (تصدیق براہین احمدیہ۔ صفحہ ۲۴۸)

آپؓ مزید بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"اوپر کی آیات میں کفار پر لعنتوں کا ذکر ہے۔ اب ان سے بچنے کا ایک نسخہ بتلایا ہے۔ اللہ کی طرف جھک جانا جو اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے۔ یہاں اس معبود کی دو عظیم الشان صفتوں کا ذکر ہے۔ الرَّحْمٰنُ: بلا مبادلہ رحم کرنے والا"۔ اب رحمٰن اس وقت سے ہے جب سے آفرینش سے کائنات کا وجود شروع ہوا ہے۔ بلا مبادلہ اس نے رحم کیا ہے بغیر کسی بدلہ کی خواہش کے، بغیر کسی بدلہ کے امکان کے۔ "الرَّحِیْمُ: سچی محنتوں کو ضائع نہ کرنے والا بلکہ ان پر ثمرات مرتب کرنے والا۔ اب اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیتا ہے۔ پہلا ثبوت آسمان و زمین کی پیدائش ہے اور رات و دن کا اختلاف۔ ایک چھوٹی سی پیالی انسان کسی کے پاس دیکھے تو یہ کبھی وہم میں نہیں آتا کہ خود بخود بن گئی تو اتنا بڑا آسمان و زمین دیکھ کر یہ یقین کیوں حاصل نہ ہو کہ ان کا پیدا کرنے والا بھی کوئی ہے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان۔ ۲۵ / مارچ ۱۹۰۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الرَّحْمٰنِ ذُوالْمَجْدِ وَالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ. ثُمَّ جَعَلَ مِنْ لِسَانٍ وَاحِدَۃٍ اَلْسِنَۃً فِی الْبُلْدَانِ کَمَا جَعَلَ مِنْ لَوْنٍ وَّاحِدٍ اَنْوَاعَ الْاَلْوَانِ وَجَعَلَ الْعَرَبِیَّۃَ اُمًّا لِکُلِّ لِسَانٍ"۔ یہ منن الرحمٰن میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات لی گئی ہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کو جو رب اور رحمٰن ہے بزرگی اور فضل اور احسان اسی کی صفات ہیں، انسان پیدا کیا، اس کو بولنا سکھایا، پھر ایک زبان سے کئی زبانیں شہروں میں جاری کر دیں جیسا کہ ایک رنگ سے کئی رنگ انواع واقسام کے بنا دیئے اور عربی کو ہر ایک زبان کی ماں ٹھہرایا"۔

اسی کتاب کے حاشیہ میں یہ عبارت درج ہے: "رحمت الٰہی نے دو قسم سے ابتدائی تقسیم کے لحاظ سے بنی آدم پر ظہور اور بروز فرمایا ہے اول وہ رحمت جو بغیر وجود عمل کسی عامل کے بندوں کے ساتھ شامل ہوئی جیسا کہ زمین اور آسمان اور شمس و قمر اور ستارے اور پانی اور ہوا اور آگ۔ وہ تمام نعمتیں جن پر انسان کی بقاء حیات موقوف ہے کیونکہ بلاشبہ یہ تمام چیزیں انسان کے لئے رحمت ہیں جو بغیر کسی استحقاق کے محض فضل اور احسان کے طور پر اس کو عطا ہوئے ہیں اور یہ ایسا فیض خاص ہے جو انسان کے سوال کو بھی اس میں دخل نہیں بلکہ اس کے وجود سے بھی پہلے یہ چیزیں اس بزرگ رحمت نے جو انسان کی زندگی انہی پر موقوف ہے وہ پیدا فرمائیں اور پھر باوصف اس کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یہ تمام چیزیں انسان کے کسی نیک عمل سے پیدا نہیں ہوئیں بلکہ انسانی گناہ کا علم بھی جو خدا تعالیٰ کو پہلے سے تھا ان رحمتوں کے ظہور سے مانع نہیں ہوا"۔ یعنی خدا تعالیٰ کو علم تھا کہ انسان گنہگار ہوگا اس کے باوجود اس نے اپنی رحمتیں نازل فرمائیں۔

"کوئی آواگون کا قائل یا تناسخ کا ماننے والا گو کیسا ہی اپنے تعصب اور جہالت میں غرق ہو مگر یہ بات وہ منہ پر نہیں لا سکتا کہ انسان ہی نیک کاموں کا پھل اور نتیجہ ہے جس کے آرام کے لئے زمین پیدا کی گئی یا اس کی تاریکی دور کرنے کے لئے آفتاب و ماہتاب بنایا گیا، اس کے کسی نیک عمل کی جزا میں پانی اور اناج پیدا کیا گیا، اس کے کسی زہد و تقویٰ کی پاداش میں سانس لینے کے لئے ہوا بنائی گئی کیونکہ انسان کے وجود اور زندگی سے بھی پہلے یہ چیزیں موجود ہو چکی ہیں اور جب تک ان چیزوں کا وجود پہلے

فرض نہ کیا جائے تب تک انسان کے وجود کا خیال بھی ایک خیالِ محال ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ یہ چیزیں جن کی طرف انسان اپنے وجود حیات اور بقاء کے لئے محتاج تھا وہ انسان کے بعد ظہور میں آئے ہوں جو خود انسانی وجود جس احسن طور کے ساتھ ابتداء سے تیار کیا گیا ہے یہ تمام وہ باتیں ہیں جو انسان کی تکمیل سے پہلے ہیں اور یہی ایک خاص رحمت ہے جس میں انسان کے عمل اور عبادت اور مجاہدہ کو کوئی بھی دخل نہیں۔"

پھر سورۃ الرعد کی آیت نمبر ۳۱ ہے ﴿كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ. قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ﴾ اسی طرح ہم نے تجھے ایک ایسی امت میں بھیجا جس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی تھیں تاکہ تو ان پر وہ تلاوت کرے جو ہم نے تیری طرف وحی کیا حالانکہ وہ رحمان کا انکار کر رہے ہیں۔ اب یہاں قرآن کریم کی وحی کو رحمانیت سے جوڑا گیا ہے جیسا کہ اور آیات میں بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمٰن ایک صرف کائنات کا رحمٰن نہیں یعنی بن مانگے کائنات کو دینے والا بلکہ بن مانگے اس نے قرآن جیسی نعمت بھی عطا کی۔ تو کہہ دے وہ میرا رب ہے، کوئی معبود اس کے سوا نہیں۔ اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف میرا عاجزانہ جھکنا ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؒ نے بھی اس آیت کی تفسیر کی ہے ﴿وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ان کفار مکہ کا یہ حال ہے کہ اس خدائے رحمان کا جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ ہر وہ نعمت جو ان کے پاس ہے وہ خدائے رحمٰن کی طرف سے ہی ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا بھی انکار کر دیا کہ تیرے جیسا بزرگ نبی اس نے ان کے پاس بھیجا ہے"۔ پس رحمانیت کا تعلق نہ صرف یہ کہ قرآن کے نزول سے ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وجود سے بھی ہے۔ اسی لئے آپ کو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا ہے۔ "اور انہوں نے خدا کی اس نعمت کا بھی انکار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں معجزانہ کلام کے طور پر یہ قرآن نازل فرمایا"۔

پھر سورۃ بنی اسرائیل میں یہ آیت ہے ﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ. اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى. وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۱۱)۔ تو کہہ دے کہ خواہ اللہ کو پکارو خواہ رحمان کو جس نام سے بھی تم پکارو سب اچھے نام اُسی کے ہیں اور اپنی نماز نہ بہت اونچی آواز میں پڑھ اور نہ اسے بہت دھیما کر اور ان کے درمیان کی راہ اختیار کر۔

سوال یہ ہے کہ رحمٰن کو پکارنا اور یہ کہنا کہ سب اچھے نام اسی کے ہیں اس کے ساتھ اس بات کا کیا تعلق ہے کہ نماز بہت اونچی آواز میں نہ پڑھ اور نہ اسے بہت دھیما کر۔ اس ضمن میں حضرت ابن عباس سے اسی آیت سے متعلق ایک روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں مخفی الحال رہ رہے تھے۔ جب آپ اپنے صحابہ کو نماز پڑھاتے تو تلاوت قرآن باآواز بلند کرتے۔ پس جب مشرک لوگ آپ کی آواز کو سنتے تو قرآن کو، قرآن نازل کرنے والے کو، قرآن لانے والے کو گالیاں دیتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے کہا ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ یعنی قرآن کی قراءت اتنی اونچی نہ کرو کہ اس کو سننے کے بعد مشرک قرآن کو گالیاں دیں۔ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کا مطلب ہے کہ قرآن کو اتنا آہستہ بھی نہ پڑھ کہ اس کو تیرے صحابہ بھی نہ سن سکیں۔ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ اور ان دونوں کی درمیانی راہ اختیار کر۔ (مسلم کتاب التفسیر)

اب سورۃ مریم کی یہ آیت ہے ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ. اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا. فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا. قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا﴾ (مریم: ۱۷-۱۹) یہاں جب وہ فرشتہ خبر لے کے آیا تو ظاہری طور پر ایک انسان کی شکل ہی میں آیا تھا۔ اور ایسا انسان تھا جو نہایت خوبصورت اور متوازن جسم والا تھا۔ اس فرشتہ کے آنے پر حضرت مریم صدیقہ کو یہ احساس ہو گیا کہ یہ اچھی نیت سے نہیں آیا کیونکہ آپ کو یہ تو معلوم نہیں تھا کہ یہ فرشتہ ہے۔ یہ معلوم تھا کہ بہت ہی خوبصورت متوازن جسم والا انسان ہے۔ اس پر آپ نے پناہ مانگی رحمان خدا کی۔ اب اس میں رحمان خدا سے پناہ کا کیا موقع ہے۔ رحمان خدا سے پناہ کا یہ موقع ہے کہ آپ کو یہ یقین تھا کہ آپ کو جو بیٹا عطا ہو گا وہ اللہ کی رحمانیت کے نتیجہ میں عطا ہو گا اور کسی انسانی کوشش کا اس میں کوئی دخل نہیں ہو گا۔ اس لئے رحمان خدا کی پناہ میں آپ آئیں اور اُسی کی پناہ کا ذکر فرمایا جس کے متعلق آپ کو یقین تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش خدا کی رحمانیت کا مظہر ہو گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"پہلے حضرت زکریّا کی دعاؤں کا ذکر کیا پھر مریم کا۔ کہ کس طرح مشکلات کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں آسانیاں دیں۔ اسی طرح رسول کریم کو تسلی دیتا ہے کہ دین اسلام ان مشکلات سے نکل جائے گا۔ مومنین کو چاہئے کہ اللہ پر بڑی بڑی امیدیں رکھیں۔ (بدر ۲۴ / اگست ۱۹۱۱ء)

اب یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تشریح ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اس کا اسلام کا مشکلات میں سے نکلنے سے کیا تعلق ہے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اس کا تعلق یہی ہے کہ حضرت مریم کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح ایک بیٹا عطا کیا تھا اسی طرح خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی ذکر فرمایا کہ میں اپنے خاص بندے کو اپنی طرف سے مریمی صفات عطا کروں گا اور اس کے اندر سے وہ روحانی بیٹا پیدا ہو گا جو مسیح ہو گا۔

پس اس طرف اشارہ ہے دراصل کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہی مریمی صفات بھی عطا کی گئیں یعنی وہ پاکیزہ نفس جس کا انسانی خواہش سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ان مریمی صفات کے بعد پھر انہی صفات میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو روحانی طور پر عیسیٰ بنایا اور یہ جو مسئلہ ہے یہ مسلمان مولویوں کے لئے بہت مشکل مسئلہ ہے۔ وہ ہمیشہ تضحیک سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت مریم جب بنایا گیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو کیا نعوذ باللہ من ذلک، ان کے قول کے مطابق، آپ کو حیض آتا تھا اور آپ اسی طرح مریم بنے جس طرح عورتیں ہوا کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس تضحیک کا کوئی جواب نہیں دیتے سوائے اس کے کہ یہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو نہیں فرماتے لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر یہی بات ہے تو قرآن کریم نے دو عورتوں کی مثال دی ہوئی ہے۔ ایک حضرت مریم کی جو اعلیٰ درجہ کی مثال ہے۔ اس میں کسی نفس کی ملونی شامل نہیں ہے اور ایک فرعون کی بیوی کی مثال ہے جو نسبتاً ادنیٰ درجہ کے مومن کی مثال ہے لیکن یہ بھی بڑی عظیم الشان ہے۔ تو میں مولویوں سے ہمیشہ پوچھا کرتا ہوں کہ اگر تم مریمی صفات کے حامل نہیں ہو سکتے اور نہ کبھی ہو سکتے ہو تو فرعون کی بیوی بن کے دکھاؤ اور پھر سوچو کہ تم کیا کرو گے اس وقت جب تمہارے نزدیک فرعون تمہارا خاوند ہو گا۔ تو یہ تضحیک کی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ یہ تضحیک ان لوگوں پر الٹا دیا کرتا ہے۔

ایک دفعہ مجھے یاد ہے مسجد مبارک میں کراچی سے وفد آیا ہوا تھا۔ وہاں ایک مولوی نے بہت بڑھ چڑھ کر اور بہت ہی نخروں کے ساتھ یہ اعتراض کیا، یہ سب کچھ منظور ہے مجھے یہ سمجھا دیں کہ حضرت مسیح موعودؑ مریم کیسے بنے۔ میں نے کہا وہ تو تم سمجھ نہیں سکتے، تم گندی فطرت کے آدمی ہو، تم مجھے یہ سمجھاؤ کہ دو میں سے ایک تو تمہیں ضرور بننا ہو گا۔ اگر مریم نہیں بن سکتے تو فرعون کی بیوی بننا ہو گا۔ تو فرعون کی بیوی بن کر بتاؤ تمہارا کیا حال ہو گا۔ باقی باتیں میں تفصیل سے نہیں کہنا چاہتا، شرم ہے اور حیا مانع ہے مگر تمہیں تو کوئی شرم نہیں ہے، تم خود سوچ لو۔ یہ سنتے ہی وہ بھاگ گیا اور پھر دوبارہ اس مجلس سے نکل کر سیدھا کراچی جا پہنچا اور کبھی پھر اس نے کسی احمدی کا سامنا اس معاملہ میں نہیں کیا۔

تو یہ چیزیں رحمانیت سے تعلق رکھنے والی ہیں اور رحمٰن خدا ہی کی رحمت ہے کہ وہ اپنے بندے کو بغیر اس کی خواہش کے، بغیر اس کے نفس کے اعلیٰ درجہ کی صفات روحانی عطا کرتا ہے اور پھر اس میں سے وہ عیسیٰ پیدا کرتا ہے جیسے مریم کو بغیر کسی ذاتی نفسانی خواہش کے حضرت عیسیٰ عطا کئے گئے تھے۔

سورۃ مریم ہی کی ایک اور آیت ہے ﴿يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا. يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا﴾ (مریم: ۴۵-۴۶)۔ کہ اے میرے باپ ﴿لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ﴾ شیطان کی عبادت نہ کر ﴿اِنَّ

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسبِ ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

﴿الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا﴾ شیطان وہ بد بخت چیز ہے جس نے رحمان کا انکار کر دیا جبکہ رحمانیت کے انکار کے بعد کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ ﴿يٰٓاَبَتِ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ﴾ یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ہے اپنے باپ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہ اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن خدا سے عذاب پہنچے گا ﴿فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا﴾ اس کے نتیجہ میں تو سوائے شیطان کے اور کسی کا دوست نہیں ہوگا اور شیطان تیرا دوست ہوگا۔

اب رحمان خدا سے عذاب پہنچنا ایک عذاب کی بہت ہی بھیانک شکل ہے کیونکہ رحمانیت تو ہر چیز پر حاوی ہے۔ اگر رحمٰن ہوتے ہوئے بھی اس کا عذاب کسی کو پہنچ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے رحمانیت کے ہر تقاضے، ہر احسان کا انکار کر دیا ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے لفظِ رحمٰن کے بعد یہ آیت رکھی ہوئی ہے کہ میں رحمان ہوں بہت ہی بخشش کرنے والا لیکن ﴿اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِيْدٌ﴾ میرا عذاب بھی بہت سخت ہے۔ تو جو رحمانیت کا انکار کر دے گا وہ بہت سخت عذاب کا اپنی زبان سے اقرار بلکہ اصرار سے مانگے گا۔

اب حضرت مریم کے ہاں جب پیدائش ہوئی ہے اس سے پہلے کی ایک آیت میں پھر لفظ رحمٰن آیا ہے۔ پس کیسا تسلسل ہے لفظ رحمٰن کا اور حضرت مریم کے بچے کا، یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہو سکتا، ۲۳ سال کے عرصہ میں قرآن نازل ہوا ہے اور ۲۳ سال کے عرصہ میں ایک بھی تضاد نہیں۔ ہر جگہ مسیحیت کی پیدائش کو رحمانیت سے جوڑا گیا ہے۔ پس قرآن کریم خود اپنی زندگی کا ثبوت اور خدا کی رحمت کا ثبوت ہے جب تک رحمٰن خدا یہ قرآن جاری نہ فرماتا کوئی اپنی طرف سے بغیر کسی تضاد کے مسلسل رحمانیت کے متعلق ویسا ہی بیان نہ دیتا چلا جاتا کہیں نہ کہیں تو کوئی تضاد ملتا۔

اس آیت میں حضرت مریمؑ کو فرشتہ مخاطب کر کے کہتا ہے، یا اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے کہتا ہے ﴿فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَيْنًا﴾ تو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر ﴿فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا﴾ پس اگر تو کبھی کسی انسان کو دیکھے ﴿فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا﴾ کہہ دے میں نے اپنے رب رحمٰن سے یہ عہد کیا ہے کہ میں خود کلام نہیں کروں گی ﴿فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا﴾ (مریم:۲۷) پس اپنے رحمٰن سے جو میں نے عہد کیا ہے میں اس پر قائم ہوں اور میں اب کسی انسان سے خود کلام نہیں کروں گی۔

اس میں اشارہ اس طرف تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو بچپن ہی میں اپنے نبی ہونے کا اور نبوت کے احکام نازل ہونے کا ذکر آپ کو سکھا دیا تھا۔ اب لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ بچپن میں کیسے وہ نبی تھے۔ وہ نبی تو نہیں تھے اس وقت، یہ درست ہے آپ نبی نہیں تھے مگر بچہ خوابوں میں دیکھ سکتا ہے اور نیک بچے کو نیک خوابیں ہی آتی ہیں۔ جو بچہ ولد حرام ہو جیسا کہ آپ پر نعوذ باللہ من ذٰلک الزام لگایا جاتا تھا اس کو تو گندی خوابیں آنی چاہئیں تھیں لیکن حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے بچپن کے زمانہ میں بھی نہایت ہی اعلیٰ اور پاکیزہ خوابیں آتی تھیں اور حضرت مریم سے جب وہ سوال کرتے تھے کہ تیرا باپ تو بڑا پاکیزہ تھا تجھے کیا ہو گا تو خود بات کرنے کی بجائے حضرت مسیح کی طرف اشارہ فرما دیا کرتی تھیں، کہتیں اس سے پوچھو اور وہ چھوٹا سا بچہ پنگھوڑے میں باتیں کرنے والا یہ کہا کرتا تھا کہ میں تو وہ ہوں جسے کتاب دی گئی ہے، جسے نبی بنایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس پر بہت سارے انعامات کئے ہیں تو بچے کو کیسے خیال خود بخود آ گیا۔ یہ وہم غلط ہے کہ اس وقت کتاب دی گئی تھی یہ ایک پیشگوئی تھی جو آئندہ جا کے پوری ہونی تھی۔ پس حضرت مسیح کو اس میں زکوٰۃ کا بھی حکم ہے بچہ تو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ آئندہ جس زمانہ میں آپ زکوٰۃ کے قابل ہونے تھے آپ کو یہ حکم ملنا تھا۔

پھر سورۃ مریم ہی کی یہ آیت نمبر ۵۹ ہے ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ﴾ یہ سب وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ﴿مِّنَ النَّبِيّٖنَ﴾ نبیوں میں سے ﴿مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ﴾ آدم کی اولاد میں سے، گویا جتنے بھی نبی ہیں آدم سے لے کر آپ تک وہ سارے کے سارے انعام یافتہ ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ ﴿وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ﴾ اور ان پر بھی انعام فرمایا جن کو ہم نے حضرت نوح کے ساتھ سیلاب سے پناہ دی ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآئِيْلَ﴾ اور ابراہیم کی ذریت کو بھی اور اسرائیل کو بھی ہم نے اپنی نعمتیں عطا فرمائیں ﴿وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا﴾ اور ہر اس شخص کو جس کو ہم نے ہدایت دی اور چن لیا ﴿اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا﴾ جب ان پر رحمٰن خدا کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں ﴿خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا﴾ وہ سجدہ کرتے ہوئے جھک جاتے ہیں اور روتے ہوئے جھک جاتے ہیں۔

اب اس آیت کے سامنے السجدہ لکھا ہوا ہے اس کا یہ مطلب ضروری نہیں کہ یہیں اب سب لوگ سجدہ کریں۔ اپنے گھروں میں جا کر یاد رکھیں اور سجدہ کر لیں ورنہ رستے میں چلتے جب بازاروں میں انسان یہ آیت سنتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ وہیں گندی جگہ پہ سجدہ کر دیا جائے مگر گندی ہو یا صاف جگہ ہو فوری سجدہ ضروری نہیں ہے۔ واپس جا کے اپنے گھروں میں اپنی طرف سے سجدہ کر لینا کیونکہ یہ وہ سجدہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ بھی سجدہ کیا کرتے تھے۔

پھر سورۃ مریم ہی کی ایک اور آیت ہے ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ﴾ اس کے بعد انہوں نے ایک ایسی نسل پیچھے چھوڑی کہ جنہوں نے ﴿اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ﴾ جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور شہوات کی پیروی کی۔ حالانکہ حضرت مریم نے نہ کبھی نمازیں ضائع کیں نہ کبھی شہوات کی پیروی کی ﴿فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ پس ضرور وہ گمراہی کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔ سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل بجا لایا تو یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہونگے اور ذرا بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے، ہیشگی کی جنتوں میں جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں سے غیب سے وعدہ کیا ہے۔ یقیناً اس کا وعدہ ضرور پورا کیا جاتا ہے۔ اب ہیشگی کی جنت کا رحمانیت سے کیا تعلق ہے۔ اگر صرف رحیمیت سے تعلق ہوتا تو ان کو بہت زیادہ بھی بدلہ دے دیا جاتا تو پھر بھی ہیشگی کی رحمتیں تو ان کو نہیں مل سکتی تھیں۔ یہ صرف رحمان خدا کی طرف سے ہے کہ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور جو اس کے ساتھ، اس کی رضا کے ساتھ منسلک ہو جائے گا اس کی جنتیں بھی ہمیشہ کے لئے ہونگی اور وہ جنتیں کیسی ہونگی؟ وہ ان میں کوئی لغو باتیں نہیں سنیں گے۔ صرف سلام سلام کی آوازیں سنیں گے اور ان کے لئے ان کا رزق ان میں صبح و شام میسر کیا جائے گا۔ (مریم:۶۰۔۶۳)

پھر سورۃ مریم ہی کی آیت ہے ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا. ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا﴾ (مریم:۶۹۔۷۰) پس تیرے رب کی قسم! ہم انہیں ضرور اکٹھا کریں گے اور شیطانوں کو بھی، پھر ہم انہیں لازماً جہنم کے گرد اس طرح حاضر کریں گے کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہونگے۔ تب ہم ہر گروہ میں سے اسے کھینچ نکالیں گے جو رحمٰن کے خلاف بغاوت میں سب سے زیادہ سخت تھا۔

اب دیکھئے سورۃ مریم میں رحمانیت کی کیسی تکرار ہے۔ یہ حیرت انگیز کلام ہے جو خدا کے کلام کے سوا ممکن ہی نہیں۔ ایک ہی سورۃ میں اس کثرت سے رحمانیت کا ذکر جس میں رحمانیت کا مظہر حضرت مریم کو بنایا گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنایا گیا۔ فرمایا پھر جنہوں نے رحمان کے خلاف بغاوت کی ہے ہم ان پر بہت سختی کریں گے۔

پھر سورۃ مریم میں ایک دفعہ پھر فرمایا ﴿قُلْ مَنْ كَانَ فِی الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا. حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ. فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا﴾ (مریم:۷۶)۔ تُو کہہ دے جو گمراہی میں ہوتا ہے رحمان اُسے ضرور کچھ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ آخر جب وہ اُسے دیکھ لیں گے جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت کی گھڑی، تو وہ ضرور جان لیں گے کہ کون مرتبے کے لحاظ سے بدترین اور جتھے کے لحاظ سے سب سے زیادہ کمزور تھا۔ ﴿يَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا﴾ اس کو مہلت دیتا ہے اور یہ بھی سورۃ مریم ہی کی آیت ہے۔ پس رحمانیت کے ساتھ مریمی صفات کا بہت گہرا تعلق ہے اور جب رحمٰن خدا ناراض ہو جائے تو پھر انسان اپنے بدانجام کو ضرور پہنچتا ہے اور اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ دیکھ لیتا ہے۔

اب سورۃ مریم ہی کی ایک اور آیت ہے۔ حیرت انگیز ہے کہ سورۃ مریم میں رحمانیت کا کس کثرت سے ذکر ہے ﴿اَفَرَءَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ پس بتا تو سہی کیا تو نے دیکھا ہے ایسا شخص ﴿كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا﴾ جس نے ہماری آیات کا انکار کیا ﴿وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ اور کہا مجھے ضرور مال اور اولاد عطا کی جائے گی۔ ﴿اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا﴾ کیا وہ غیب پر اطلاع پا گیا ہے یا رحمٰن خدا سے کوئی عہد کیا ہے یا رحمٰن خدا نے اس سے عہد

اعلان دُعا

خاکسار کے خاوند شیخ رحمان صاحب I.T.B.P میں سروس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے حفظ امان میں رکھے۔ اور دینی و دُنیاوی ترقیات سے نوازے بچوں کو صحت و سلامتی و درازی عمر عطاء ہونے کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت ۵۰ روپے)

(نصرت بیگم کیرنگ اُڑیسہ)

ارشاد نبویؐ

اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ

(امانت داری عزت ہے)

﴿منجانب﴾

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینٹک لین کلکتہ 700001

دکان - 248-5222, 248-1652, 243-0794

رہائش - 237-0471, 237-8468

کیاہے۔ اب دیکھیں سورۃ مریم میں پھر رحمانیت کاذکر اور یہ دیکھیں کہ جب رحمان خدا عہد کرتا ہے تو اس کو ضائع نہیں کرتا۔ پس رحمان خدا نے حضرت مریم سے جو عہد کیا تھا دیکھو کس شان کے ساتھ اس کو پورا کیا اور اس عہد کو ضائع نہیں کیا۔ فرمایا ﴿کَلاَّ. سَنَکْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَہٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا﴾ خبردار ہم ضرور لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور ہم اس کے لئے عذاب کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔(مریم:۷۸۔۸۰)

یہاں ”لکھ رکھیں گے“ کے مضمون کو اچھی طرح سمجھیں۔ بار بار پہلے بھی میں عرض کر چکا ہوں کہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جہاں لکھا جاتا ہے جو ظاہری ورق ہو بلکہ لکھنے سے مراد دو باتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ فرض ہو گئی ہے کوئی اس لکھے کو مٹا نہیں سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ باتیں فرض کے طور پر لکھ رکھی ہیں اور خدا کی کتابت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ دوسرے لکھ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ اس کے اعمال خاموشی میں نکلتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اندھیروں میں چھپتے چلے جا رہے ہیں لیکن کوئی اس کی بات ایسی نہیں ہے جو قیامت کے دن پھر اس کے سامنے پیش نہیں کی جائے گی۔ پس ایسی کتاب ہے جس کے متعلق انسان کہے گا ﴿مَا لِھٰذَا الْکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً﴾ کہ عجیب کتاب ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اس میں لکھی ہوئی ہے اور بڑی سے بڑی بات بھی۔ کسی بات کو یہ کتاب نہیں چھوڑتی۔ پس انسان کو اپنے اعمال سے اس لحاظ سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ گویا وہ ماضی میں یا اندھیروں میں دفن ہو چکے ہیں۔ مدفون اعمال پھر نکالے جائیں گے۔

حضرت امام بخاری صحیح بخاری میں بیان کرتے ہیں:

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں لوہار کے طور پر کام کیا کرتا تھا اور عاص بن وائل کے ذمہ میرا کچھ قرض تھا۔ ایک بار میں قرض مانگنے اُس کے پاس آیا تو اُس نے کہا کہ میں ہرگز تیرا قرض واپس نہیں کروں گا یہاں تک کہ تُو محمدؐ کا انکار کرے۔ اب بدبختی سے پاکستان کے مُلّاں بھی یہی کام کر رہے ہیں احمدیوں کے ساتھ۔ قرض لیا ہو تو واپس نہیں کرتے۔ کہتے ہیں تمہارا قرض واپس کرنا حرام ہے اور جب تک تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں نہیں دے گا اور ان کا انکار نہیں کرے گا ہم تیرا قرض واپس نہیں کریں گے۔ یہ وہی باتیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی ہو رہی تھیں۔

خبابؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں ہرگز آپ کا انکار نہیں کروں گا خواہ تُو ایک بار مرے اور پھر زندہ ہو کر بھی اس کا مطالبہ کرے۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے مرنے کے بعد زندہ ہونا ہی ہے“۔ یہ اس نے طنز کی بات کی تھی یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ یقین رکھتا تھا کہ مرنے کے بعد زندہ ہو جاؤں گا۔ تو کہتا ہے ٹھیک ہے اگر مرنے کے بعد میں نے زندہ ہونا ہی ہے مال اولاد کی طرف لوٹوں گا تو تیرا قرض بھی چکا دوں گا۔ حضرت خبابؓ کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا کَلاَّ. سَنَکْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَہٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا. وَنَرِثُہٗ مَا یَقُوْلُ وَ یَاْتِیْنَا فَرْدًا﴾۔

حیرت انگیز ہے سورۃ مریم ہی کی ایک اور آیت آ گئی ہے ﴿یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ جب متقیوں کو رحمٰن کے پاس ایک وفد کی صورت میں لائیں گے ﴿وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَھَنَّمَ وِرْدًا﴾ اور ہم مجرمین کو جہنم کے گھاٹ کی طرف ہانکتے ہوئے لے جائیں گے ﴿لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا﴾ (مریم:۸۶۔۸۸) کسی کے کوئی شفاعت کام نہیں آئے گی۔ سوائے اس کے کہ کسی نے رحمان خدا سے وعدہ لیا ہو۔ شفاعت کا مضمون بھی رحمانیت ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ کوئی اور ذات شفاعت کی اجازت نہیں دے سکتی مگر رحمٰن خدا۔ پس اگر رحمانیت سے ہم تعلق جوڑیں گے تو خدا کی شفاعت کے بھی امیدوار ہوں گے۔

﴿قَالُوْا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا﴾ اور انہوں نے یہ کہا کہ رحمان نے ایک بیٹا بنا لیا ہے ﴿لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْئًا اِدًّا﴾ (مریم:۸۹۔۹۰) تم بہت ہی بری بات لے کے آئے ہو۔ اب کفار مکہ اس لحاظ سے عیسائیوں سے بہتر تھے کہ وہ کہتے تھے خدا نے، رحمان نے بیٹا بنا لیا ہے خود بیٹا پیدا کرنے کا الزام نہیں لگاتے تھے لیکن عیسائیوں نے حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اور یہ آیت بھی دیکھئے سورۃ مریم ہی میں موجود ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ﴿مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا﴾ دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ ۲۵ پارہ سورۃ الزخرف اخیر رکوع میں ﴿وَلَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ شَھِدَ بِالْحَقِّ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾ یعنی وہ شفیع ہو گا جو آج کل حق کی گواہی دے رہا ہے اور اسے سب جانتے ہیں یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ“۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

”اور کہتے ہیں کہ رحمان نے حضرت مسیحؑ کو بیٹا بنا لیا ہے۔ یہ تم نے اے عیسائیو! ایک چیز بھاری کا دعویٰ کیا ہے“۔ یعنی بہت بھاری چیز کہی ہے، بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ ”نزدیک ہے جو اس سے آسمان و زمین پھٹ جاویں اور پہاڑ کانپنے لگیں کہ تم انسان کو خدا بناتے ہو۔ پھر بعد اس کے جب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا اس خدا بنانے میں یہودی لوگ جو اوّل وارث توریت کے تھے، جن کے عہدِ عتیق کی پیشگوئیاں سراسر غلط فہمی کی وجہ سے پیش کی جاتی ہیں، کیا کبھی انہوں نے جو اپنی کتابوں کو روز تلاوت کرنے والے تھے اور ان پر غور کرنے والے تھے اور حضرت مسیح بھی ان کی تصدیق کرتے تھے کہ یہ کتابوں کا مطلب خوب سمجھتے ہیں ان کی باتوں کو مانا۔ کیا کبھی انہوں نے ان بہت سی پیش کردہ پیشگوئیوں میں سے ایک کے ساتھ اتفاق کر کے اقرار کیا کہ ہاں یہ پیشگوئی حضرت مسیح کو خدا بتاتی ہے“۔

اب عیسائیوں کا یہ طریق ہے کہ پرانی بائبل کے حوالہ سے بہت سی پیشگوئیوں کا بگاڑ کر یہ مطلب نکالتے ہیں مگر جن پر یہ کتابیں نازل کی گئیں یعنی یہود کی قوم انہوں نے ایک دفعہ بھی حضرت مسیح کے اوپر ان پیشگوئیوں کا اطلاق نہیں کیا، سو فیصدی ایک بار بھی اطلاق نہیں کیا تو جن پر وہ کتاب نازل ہوئی تھی کیا ان کو تو سمجھ نہیں آئی اور بعد میں عیسائیوں کو اس کی سمجھ آ گئی۔ ”ایک دانا سوچ سکتا ہے کہ اگر حضرت مسیح سے ان کو کچھ بخل اور بغض پیدا ہوتا تو اس وقت پیدا ہوتا جب حضرت مسیح تشریف لائے“۔ یعنی مسیح تشریف لے آئے اس وقت تو کہا جا سکتا ہے کہ بخل کی وجہ سے اور عناد کی وجہ سے ان کا انکار کیا لیکن پہلے تو وہ بڑی محبت سے ان کا انتظار کیا کرتے تھے پھر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے انکار کیا۔ اس لئے کہ بائبل میں ان کے نزدیک ان کے آنے کی کوئی بھی ایسی پیشگوئی نہیں تھی جو آپ کی ذات میں پوری ہوئی ہو۔ پس یہ تمام باتیں ہیں۔ جنگ مقدس میں سے یہ عبارت لی گئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رحمان خدا کے متعلق سب سے بڑا جھوٹ بولنے والی قوم اس زمانہ میں عیسائی قوم ہے اور سب سے زیادہ ظلم کرنے والے عیسائی لوگ ہیں اور اسی لئے ان سے وعدہ ہے بالآخر کہ اس قسم کا ان کو عذاب دیا جائے گا کہ اس سے پہلے کبھی کسی قوم کو یہ عذاب نہیں دیا گیا۔

دو جنگیں تو آپ دیکھ چکے ہیں اب تیسری جنگ کو آپ دیکھ لیں اگر آپ زندہ رہے، دعا میری یہی ہے کہ ہمیں اس خوفناک تباہی کو دیکھنے سے پہلے اللہ اٹھا لے ورنہ بہت بڑی تباہی آنے والی ہے۔ پس رحمان کے انکار کے نتیجہ میں ساری بربادیاں آنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمانیت کے سائے تلے رکھے، ہمارے گناہ بخشے اور ہمیں اپنے فضل کے ساتھ اپنی رحمانیت کے سائے تلے اٹھائے۔

تبلیغِ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

GUARANTED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Sonika

HAWAI

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

ماہ ستمبر تاریخ احمدیت کے آئینہ میں

(مرتبہ ایوب علی خان مبلغ ہریانہ)

ستمبر ۱۸۸۶ء:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سرمہ چشم آریہ" شائع ہوئی۔ایک آریہ سماجی لالہ مرلی دھر سے ایک مباحثہ ہوا تھا جس میں مرلی دھر کو واضح ہزیمت اٹھانی پڑی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریوں کے اعتراضات پر مدلل کتاب رقم فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخلص مرید حضرت مولوی نور الدین صاحب (خلیفہ اولؓ) کو قبر مسیح کو پوری تحقیقات کے لئے کشمیر بھیجا جو ۱۷ ستمبر ۱۸۹۹ء کو قبر مسیح کا نقشہ تیار کر کے ۵۵۶ باشندگان کشمیر کی تصدیق بھی کرالائے۔ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہونے والی کتاب تحفہ گولڑویہ وجہ تصنیف پیر مہر علی شاہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعوۃ مباحثہ دی تھی مگر علماء کی بدزبانی کی وجہ سے آپؑ مباحثہ نہ کرنے کا اعلان فرما چکے تھے۔اتمام حجت کے لئے صداقت مسیح موعود کے موضوع پر "تحفہ گولڑیہ "تصنیف فرمائی اور پیر صاحب کو جواب دینے کا انعامی چیلنج دیا مگر پیر صاحب اور ان کے مریدوں کو جواب دینے کی توفیق نہ ہو سکی۔

ستمبر ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس نے ڈوئی کو مباہلہ کی دعوۃ دی اور کہا تمام مسلمانوں کو موت کی پیشگوئی نہ سنائیں بلکہ صرف مجھے (حضرت مسیح موعود) کو ذہن میں رکھ کر یہ دعا کریں کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔اگر ڈوئی اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور در حقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے پر ہو جائے گا اس جواب کے ساتھ ڈوئی کو تین ماہ کی مہلت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو۔

۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نکاح مولوی غلام حسن صاحب آف پشاور کی صاحبزادی سرور سلطان صاحبہ سے قادیان میں ہوا۔

۹ ستمبر ۱۹۰۲ء کو ڈوئی کے بعد لندن کے ایک پادری "جان ہیو سمتھ پگٹ" نے خدائی کا دعویٰ کیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ایک الوہیت کے مدعی کو تنبیہ" کے عنوان سے اشتہار شائع کروایا اور اس میں لکھا کہ "یہ امر خدا کی غیرت کو بھڑکانے والا ہے کہ ایک شخص انسان ہو کر پھر خدا بنتا ہے..... خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے کہ میں ایسے شخص کو آنے والی سزا سے متنبہ کردوں۔

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا "دو شہتیر ٹوٹ گئے" حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ کی وفات سے یہ الہام پورا ہوا۔

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات۔ ان کی وفات پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔

ستمبر ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وقف زندگی کی تحریک فرمائی۔اور حضرت فتح محمد سیال صاحبؓ کا وقف سب سے پہلے قبول فرمایا۔

ستمبر ۱۸۹۲ء میں مہاراجہ پرتاپ سنگھ نے اندرونی سازشوں کے زیر اثر حضرت حکیم نور الدین صاحب کو ریاست سے نکل جانے کا حکم دیا۔

ستمبر ۱۹۱۰ء سے مارچ ۱۹۱۴ء تک مدرسہ احمدیہ کا انتظام حضرت صاحبزادہ سیدنا محمودؓ کے سپرد رہا جو سنہری دور کہلانے کا مستحق ہے۔

ستمبر ۱۹۱۲ء میں حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی نے خواتین کے لئے ایک رسالہ "احمدی خاتون" نام سے قادیان سے نکالا۔

ستمبر ۱۹۱۲ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب طویل سفر پر روانہ ہوئے اس سفر میں آپ نے مصر عرب کے کئی مقامات پر نظام تعلیم کا مشاہدہ کیا، تبلیغ احمدیت کی اور دیار رسول کی زیارت اور فریضہ حج ادا فرمایا، خانہ کعبہ پر نظر پڑتے ہی سیدنا محمودؓ نے یہ دعا کی کہ میری دعا یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔

۲۱ ستمبر ۱۹۲۴ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پہلے یورپ کے دورہ کے موقع پر کرنل ڈگلس سے ملاقات کی۔ کرنل ڈگلس نے ہنری مارٹن کلارک کا مقدمہ بے بنیاد پا کر خارج کر دیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں "پیلا طوس ثانی" کا خطاب دیا تھا۔

۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفہ ثانیؓ کا مضمون "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" ویمبلے کانفرنس لندن میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے پڑھ کر سنایا تھا۔اس تقریر کے اختتام پر ایک پادری نے کہا "تین سال پہلے میں نے خواب دیکھا تھا کہ حضرت مسیح تیرہ حواریوں کے ساتھ یہاں تشریف لائے ہیں اور اب میں یہ دیکھتا ہوں کہ یہ خواب پورا ہو گیا ہے"

۱۹ ستمبر ۱۹۲۴ء کو حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب کا وصال ہوا۔

۲۸ ستمبر ۱۹۲۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت کو عورتوں کے متعلق نصیحت فرمائی:

"ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کی عورت کی عزت کی حفاظت کے لئے خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتی ہو اگر اسے جان بھی دینی پڑے تو دریغ نہ کریں، عورت کی عزت کو خدا نے قائم کیا ہے اور شعائر اللہ میں سے ہے"

ستمبر ۱۹۳۱ء کو سری لنکا میں قیام جماعت کے ۱۶ سال بعد کولمبو میں باقاعدہ دار التبلیغ قائم کیا گیا۔

۱۴ ستمبر ۱۹۳۱ء کو سیالکوٹ میں کشمیر کمیٹی کے جلسہ میں مخالفین کشمیر کمیٹی کی شدید سنگباری سے تقریباً ہر احمدی زخمی ہوا۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ کے ہاتھ پر تین پتھر لگے۔

۱۹۳۲ء کی مشاورت میں پیر اکبر علی صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ احمدیہ والنٹیر کور بنائی جائے اور اس تحریک کو کلی طور پر منظم کیا جائے چنانچہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی زیر نگرانی یکم ستمبر کو صبح سات بجے ٹی۔ آئی۔ اسکول میں ٹریننگ کا آغاز ہوا۔

"دی گراموفون کمپنی بمبئی لمیٹڈ" نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض نظمیں نہایت نازیبا طریقہ پر گراموفون پر ریکارڈ کیں۔اور وہ کلام جو لوگوں کے دلوں میں خشیت پیدا کرنے کے لئے لکھا گیا تھا ڈھولک اور باجے کے ساتھ گا کر کھیل کے رنگ میں پیش کیا گیا۔اس پر حضرت خلیفہ ثانیؓ نے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء کو احتجاج کیا جس کے نتیجے میں کمپنی نے خود ہی ریکارڈ تلف کرا دیئے۔

۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سفر انگلستان کے لئے روانہ ہوئے غرض یہ تھی کہ محض خدمت دین اور اعلائے کلمہ دین کے لئے وہاں کے حالات کا جائزہ لے کر تبلیغ و اشاعت کے امکانات کا اندازہ کیا جائے۔ آپ کے ساتھ مرزا سعید احمد ابن مرزا عزیز احمد صاحب بھی تھے۔

۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء حضرت مصلح موعودؓ کا نکاح حضرت چھوٹی آپا سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ دختر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ ایک ہزار حق مہر پر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے پڑھایا۔ ۲/اکتوبر کو تقریباً ڈیڑھ ہزار افراد کو مسجد اقصیٰ میں دعوۃ ولیمہ دی گئی۔

۲۷ ستمبر ۱۹۳۷ء کو گیسٹ ہاؤس قادیان کا سنگ بنیاد حضرت خلیفہ ثانیؓ نے رکھا۔اسی دن دو مبلغین بیرون ملک روانہ ہوئے۔ مولانا رحمت علی صاحب انڈونیشیا کے لئے چوہدری محمد اسحاق صاحب چین کے لئے۔

۳ ستمبر ۱۹۳۸ء کو آریہ سماج کراچی نے مذہبی کانفرنس منعقد کی جماعت کی طرف سے مبلغ مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے "محاسن اسلام" کے عنوان سے تقریر کی۔

۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء "ذکیہ صنعتی اسکول" ذکیہ خانم صاحبہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب نے گرلز اسکول قادیان کے قریب کھولا اور افتتاح حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ نے کیا۔

۲۲ ستمبر ۱۹۴۶ء حضرت مصلح موعودؓ نے دہلی کا سفر کیا تا ممتاز سیاستدانوں سے ملاقات اور مسلم لیگ کی عبوری حکومت میں شرکت کے لئے کامیاب کوشش۔

۲۴ ستمبر ۱۹۴۶ء کو دہلی میں حضرت مصلح موعودؓ نے قائداعظم سے ملاقات فرمائی۔

۲۷ ستمبر ۱۹۴۶ء کو دہلی میں حضرت مصلح موعودؓ نے مسٹر گاندھی سے ملاقات فرمائی۔

۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان سے روزنامہ "الفضل" کا پہلا پرچہ جناب روشن دین صاحب تنویر کی ادارت میں نکلا۔ اس پرچہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے "کیا آپ سچے احمدی ہیں" کے عنوان میں سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا "نمازوں پر زور دیں اگر آپ کی بیوی نماز میں کمزور ہے اسے سمجھائیں باز نہ آئے طلاق دے دیں۔اگر آپ کا خاوند نماز میں کمزور ہے اسے سمجھائیں اگر اصلاح نہ کرے خلع کرالیں۔اگر آپ کے بچے نماز میں کمزور ہیں تو ان کا اس وقت تک مقاطعہ کردیں کہ وہ اپنی اصلاح کرلیں"

۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ربوہ کی طرف پہلے قافلے کی روانگی ہوئی تھی۔ عبدالسلام اختر صاحب امیر قافلہ تھے۔

ستمبر ۱۹۴۸ء میدان تبلیغ میں امریکہ کے پہلے شہید مرزا منور احمد صاحب مبلغ امریکہ ہیں۔

۳ ستمبر ۱۹۴۷ء کو حضرت قمر الانبیاء کی ہدایت میں مرزا عبد الغنی صاحب لوائے احمدیت کا بکس پاکستان لے کر آئے۔

۵ ستمبر ۱۹۴۸ء کو امریکن احمدیوں کا پہلا جلسہ سالانہ ڈیٹن شہر میں منعقد ہوا۔

۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو حضرت مصلح موعودؓ مستقلاً قیام کے لئے لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔

یکم ستمبر ۱۹۵۰ء کو حیدر آباد پاکستان میں حضرت مصلح موعودؓ نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی عنوان تھا "اسلام اور کمیونزم"

ستمبر ۱۹۵۱ء میں صوبہ سرحد میں دو احمدی شہید کر دئے گئے۔ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولوی عبد الغفور صاحبؓ (۱) (سات سالہ بچہ) عبدالطیف

ستمبر ۱۹۵۱ء میں قادیان سے رسالہ "درویش" کا اجراء ہوا۔ رسالہ کے سرورق پر منارۃ المسیح کی تصویر تھی اکتوبر ۱۹۵۲ء تک جاری رہا۔

۸ ستمبر ۱۹۵۳ء کو حضرت سیدہ ام داؤد صاحبہ وفات پا گئیں۔ آپ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے بیٹے حضرت پیر منظور احمد صاحب مصنف "قاعدہ یسرنا القرآن کی بیٹی اور حضرت علامہ میر محمد اسحاق صاحبؓ کی اہلیہ تھیں نام صالحہ خاتون تھا۔ آپ کے رشتہ کی تحریک ایک خواب کی بناء پر ہوئی حضرت سیدہ نصرت جہاں صاحبہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دونوں نے رؤیا دیکھا۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے نکاح پڑھا۔ آپ لجنہ اماء اللہ میں ابتدائی تیرہ ممبرات میں سے ساتویں نمبر پر تھیں۔ شعبہ مہمان نوازی کی تیس سال انچارج رہیں قرآن پاک اور اسلامی مسائل سکھاتی رہیں۔ سالہا سال تک نائب صدر کے عہدہ پر رہیں۔

ستمبر ۱۹۵۴ء سیلاب پنجاب میں جماعت احمدیہ نے لاہور گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جھنگ اور ربوہ کے نواحی علاقے میں خدام نے بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ ۷۵ گرے ہوئے مکان نئے سرے سے تعمیر کئے جو راستے مکانات گرنے سے بند ہو گئے تھے صاف کئے کھانا سامان ادویہ غرضیکہ ضروری اشیاء مہیا کیں۔ پنجاب پریس نے بہت تعریف کی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ سیلاب کی اس تباہی کے بعد ریلیف کے کام میں لاہور اور ربوہ کے خدام پیش پیش تھے۔ان دنوں قائد ربوہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تھے (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

باقی صفحہ (۱۱) پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچیسویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب انعقاد

کینیڈا کے علاوہ دنیا کے دیگر بیشتر ممالک سے احباب وخواتین کی شرکت ☆ جلسہ سالانہ میں نو ہزار سے زاید افراد کی شمولیت ☆ وفاقی صوبائی وزراء، ممبرآف پارلیمنٹ کے حاضرین سے خطابات ☆ وزیر اعظم کینیڈا اور وزیر اعلیٰ اونٹاریو کے پیغامات تہنیت ☆ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور کینیڈین میڈیا کی بھرپور کوریج ☆ ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی براہ راست نشریات ☆ شہر کے دانشور وکلاء، تاجر، پروفیسر، سفارتخانوں کے قونصلر اور صحافی حضرات کی شمولیت

(رپورٹ مرتبہ ہدایت اللہ ہادی صاحب)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا پچیسواں جلسہ سالانہ چھ جولائی سے شروع ہوکر آٹھ جولائی 2001 کو اختتام پذیر ہوا۔ یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ اپنی اعلیٰ اور شاندار روایات کے ساتھ بیت الاسلام ٹورنٹو کے وسیع وعریض سرسبز وشاداب اور خوبصورت احاطہ میں منعقد ہوا جس میں مرکز کے نمائندہ خصوصی مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ نے شمولیت فرمائی اور علمی، تحقیقی اور ایمان افروز خطابات سے نوازا۔

پہلا دن جمعۃ المبارک ۶ جولائی ۲۰۰۱ء

اس جلسہ میں مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ میں چار چار اجلاس منعقد ہوئے۔ جلسہ سالانہ کا آغاز جمعۃ المبارک کے خطبہ جمعہ سے ہوا جو مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے مسجد بیت الاسلام ٹورنٹو میں ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کا ایک تاریخی فقید المثال روحانی اجتماع ہے۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پر معارف اور بابرکت ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اور جلسہ سالانہ کی حقیقی روح اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی۔

پہلا اجلاس:۔ پہلا اجلاس ساڑھے چار بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت مرکزی نمائندہ خصوصی مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ نے کی۔ اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم نواب صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ میں جلسہ سالانہ کی تاریخ کا جستہ جستہ جائزہ پیش کیا اور اس کے عالی شان مقاصد پر بھرپور روشنی ڈالی۔

ان کے بعد دوسری تقریر مکرم خلیفہ عبد العزیز صاحب نائب امیر اول کی تھی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کینیڈا کی مختصر تاریخ بیان کی۔

تیسری اور آخری تقریر مکرم مولانا منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن کی تھی آپ نے جماعت احمدیہ کی قرآنی خدمات کے موضوع پر خطاب کیا۔

مستورات کے اجلاس میں صاحبزادی بی بی امۃ الجمیل صاحبہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی حرم محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ بیگم مکرم نواب منصور احمد خان صاحب (صاحبزادی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ بھارت قادیان) محترمہ صاحبزادی سیدہ نواب فوزیہ شمیم صاحبہ بیگم مکرم مرزا شمیم احمد صاحب (صاحبزادی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور خاندان کی بعض دیگر ہستیوں نے شرکت کی۔

مستورات کے پہلے اجلاس میں مکرم نواب منصور احمد خان صاحب کا افتتاحی خطاب مردانہ جلسہ گاہ سے ٹی وی سیٹ کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔

افتتاحی خطاب کے بعد لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی صدر محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی مختصر تاریخ بیان کی۔

اجلاس شبینہ:۔ شام کے وقت مسجد بیت الاسلام ٹورنٹو میں نو مبائعین کا ایک خصوصی جلسہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے فرمائی۔ نومبائعین نے قبول احمدیت کے ایمان افروز اور دل گداز واقعات بیان کئے۔

دوسرا دن۔ بروز ہفتہ ۷ جولائی ۲۰۰۱ء

دوسرا اجلاس:۔ صبح دس بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب نے کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب مشنری ویسٹرن کینیڈا، مقیم کیلگری کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین جلیل القدر صحابہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ، حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سید سرور شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت وسوانح کے نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔ دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب کی تھی۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام کی سیرت میں سے ذوق عبادت اور مالی قربانی کے موضوع پر نہایت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ تیسری تقریر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، امیر ومشنری انچارج کینیڈا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غرباء سے حسن سلوک کے موضوع پر نہایت پر معارف اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا آپ نے سیرت آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ کے موضوع پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔

مستورات کے دوسرے اجلاس میں محترمہ عالیہ خلیفہ صاحبہ اور محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ نے حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پر روشنی ڈالی۔

ان کے بعد محترمہ میاں سحر محمود صاحبہ اور محترمہ عطیہ شریف صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے حضرت ام المؤمنین ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ بیان کی۔

سیرت وسوانح کے تذکرے کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا اور مکرم نواب منصور احمد خان صاحب کے ایمان افروز خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے ٹی وی سیٹ کے ذریعہ براہ راست نشر ہوئے۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس شام ساڑھے چار بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت مکرم مولانا ابراہیم بن یعقوب، امیر ومشنری انچارج ٹرینیڈاڈ نے کی۔ اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔ تیسرے اجلاس میں خاص طور پر ”مسیح آچکا ہے“ کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی۔ چنانچہ مکرم عطاء الواحد صاحب نے بائیبل کی روشنی میں مسیح کی آمد، مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے قرآن مجید کی روشنی میں مسیح کی آمد کے موضوع پر نہایت علمی ٹھوس اور تحقیقی مقالے پیش کئے۔ اس خصوصی موضوع کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری مس ساگا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر سیرت اور مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری ایسٹرن ریجن کینیڈا مقیم آٹوا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے موضوعات پر حاضرین سے خطاب کیا۔

اس اجلاس کی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے مستورات کے جلسہ گاہ میں براہ راست ٹی وی سیٹ کے ذریعہ سنی اور دیکھی گئی۔

سوال وجواب کی ایک خصوصی مجلس

اس دوران سوال وجواب کی ایک خوبصورت اور دلچسپ محفل منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مکرم عطاء الواحد صاحب مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے غیر از جماعت معزز مہمانوں کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے۔ یہ مجلس اتنی دلپذیر تھی کہ اسی وقت ایک خاندان نے اپنے بچوں سمیت احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی اور حضور انور کی بیعت کرنے کا شرح دل سے اظہار کیا۔ الحمد للہ۔

تیسرا دن۔ بروز اتوار ۸ جولائی ۲۰۰۱

چوتھا اور آخری اجلاس۔

یہ اجلاس صبح دس بجے شروع ہوا اس اجلاس کی صدارت مرکز کے نمائندہ خصوصی مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم، قصیدہ اور نظم کے بعد مکرم مولانا ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر ومشنری انچارج ٹرینیڈاڈ نے افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے موضوع پر خطاب کیا۔

معزز مہمانوں کے خطابات اور پیغامات تہنیت

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، امیر ومشنری انچارج کینیڈا نے بعض معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔ اس خصوصی اجلاس میں بعض معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ وزیر اعظم کینیڈا اور وزیر اعلیٰ انٹاریو کے نمائندوں نے جلسہ سالانہ کے متعلق تہنیت کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

نمائندہ خصوصی کا روح پرور اختتامی خطاب

مکرم امیر صاحب نے مرکز کے خصوصی نمائندہ مکرم نواب منصور احمد خان صاحب کا تعارف پیش کیا۔ بعدہ مکرم نواب صاحب نے حاضرین سے اسلام میں امن کا تصور کے موضوع پر سیر حاصل اختتامی خطاب فرمایا۔

مستورات کے حصہ میں نو مبائع احمدی خاتون محترمہ امۃ الشکور صاحبہ نے قبول احمدیت کا ایمان افروز واقعہ سنایا۔ ان کے بعد محترمہ جبین خان صاحبہ نے شادی کی کامیابی اور کامرانی کے سنہرے اصولوں پر روشنی ڈالی۔

ان دو تقاریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کی حرم محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ نے ازراہ شفقت خواتین سے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ اور نئی نسل کی تربیت اور دعوت الی اللہ کے فرائض کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

ان تین تقاریر کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے معزز مہمانوں کے خطابات اور مکرم نواب منصور احمد خان صاحب کا علمی وتحقیقی خطاب ٹی وی سیٹ کے ذریعہ براہ راست سنا اور دیکھا گیا۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک مقاصد کو پورا فرمائے اس میں شامل ہونے والوں کے اخلاص و ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔

منقولات

ارتداد کا سیلاب روکئے!

سید احمد ومیض ندوی

روزنامہ منصف حیدر آباد ۳ر اگست ۲۰۰۱ء میں مولانا سید احمد ومیض ندوی کا ایک مضمون بعنوان 'ارتداد کا سیلاب روکئے' شائع ہوا ہے اس مضمون کا ایک حصہ ہم من وعن قارئین بدر کے ازدیاد علم کے لئے درج کر رہے ہیں

اخبارات میں ان دنوں اس تعلق میں مولانا صاحبان کے مضامین بکثرت شائع ہو رہے ہیں لیکن جس کو یہ لوگ اپنی کم فہمی سے ''ارتداد'' کا سیلاب کہہ رہے ہیں دراصل یہ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ ہے۔ بھلا مولانا صاحبان افضال الٰہی اور انوار الٰہی کے اس سیلاب کو اپنی کوششوں اور تدابیر سے روک سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں!!! (ادارہ)

اس وقت مسئلہ عقیدہ ختم نبوت یا مرزا صاحب کی جھوٹ کو علمی انداز میں ثابت کرنے کا نہیں ہے، اس کو تو ہمارے علماء نے دو اور دو چار کی طرح واضح کر دیا ہے اور اس مسئلہ کے ہر پہلو کا جائزہ لیا ہے، اس وقت اصل مسئلہ ان ہزاروں مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت کا ہے جنہیں قادیانیت کا سیلاب بہالے جا رہا ہے اور وہ آئے دن ارتداد کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔

اس وقت سارے عالم میں قادیانیت کی اشاعت و تبلیغ کے لئے ہر طرح کے وسائل جھونکے جا رہے ہیں اور چوں کہ روز اول ہی سے قادیانیت کو انگریزوں اور یورپی ملکوں کی سرپرستی حاصل رہی ہے، اس لئے بڑی طاقتوں کے سہارے ابلاغ و ترسیل کے انتہائی ترقی یافتہ ذرائع قادیانیت کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ قادیانیوں کی عالمگیر ارتدادی سرگرمیوں کا اندازہ اس رپورٹ سے لگایا جا سکتا ہے جس کو پاکستان کے ہفت روزہ ''ندائے ملت'' نے شائع کی ہے گو کہ یہ رپورٹ طویل ہے، لیکن حقائق کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے اس سے واقفیت ضروری ہے، اس لئے طوالت کے باوجود یہاں اس کے بڑے حصے کو نقل کیا جاتا ہے:

''بعض اطلاعات کے مطابق دنیا کے تقریبا ۱۵۰ ملکوں میں قادیانیوں کا منظم اور مربوط نیٹ ورک موجود ہے اور تمام غیر اسلامی ممالک میں مرزا طاہر کو وی آئی پی کا پروٹوکول ملتا ہے اور بعض ملکو میں تو یہ پروٹوکول کسی سربراہ مملکت کو ملنے والے پروٹوکول سے کم نہیں ہوتا۔ ۱۹۸۹ء میں قادیانیوں نے صد سالہ جشن کے موقع پر اپنے ارکان میں جشن صد سالہ کارکردگی کے حوالہ سے ایک ضخیم میگزین تقسیم کیا جس میں قادیانیوں کے ۱۲۰ر ممالک میں اہم مراکز اور دعوت و تبلیغ کے نیٹ ورک کی تفصیلات درج تھیں۔ تازہ رپورٹوں کے مطابق ۱۵۰ر ممالک میں باقاعدہ مضبوط مراکز اور ذیلی ادارے قائم ہیں، جن کو مختلف براعظموں کے لئے ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں، مرزا طاہر احمد کی نگرانی میں جن ممالک میں قادیانیوں کے اہم مراکز کام کر رہے ہیں ان میں خاص طور پر سائبریا، گھانا، گیمبیا، انڈونیشیاء، ٹیچی مان، فیجی، آئیوری کوسٹ، لندن، گلاسکو (برطانیہ)، فرینکفرٹ (جرمنی) کومبالی (سینیگال)، سویڈن، ایمسٹرڈم (ہالینڈ) بنگلہ دیش، نیویارک، جاپان، ویسٹ جاوا، ملائشیا، سنگاپور، روز ہل، ماریشس، سمیول، ناروے، سیرالیون اور نائیجیریا جیسے ممالک شامل ہیں۔ مرزا طاہر احمد اور ہزاروں قادیانی خدام یورپ اور افریقہ میں مسلمان بستیوں میں جاکر کالجوں اور یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں وہاں کی حکومتوں کی اجازت سے مسلمان بچوں کو لیکچر دے کر قادیانیت کو بطور حقیقی اسلام متعارف کراتے ہیں۔ برطانیہ سے موصولہ بعض اطلاعات کے مطابق برطانیہ کے مختلف بستیوں میں مرزا طاہر احمد کی صدارت میں کئی مخلوط ڈنر منعقد کئے جاتے ہیں جن میں قادیانی مرد و خواتین کے ساتھ انگریز مرد و خواتین شریک ہوتے ہیں، ان تقریبات میں قادیانی اسلام کو ایک آزاد اور سیکولر مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں، جس کے باعث برطانیہ کی اہم شخصیات اور پارلیمنٹرین بھی ایسی پارٹیوں میں عام طور پر شریک ہوتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق جرمنی اور برطانیہ میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماعات کے تمام اخراجات جو کروڑوں ڈالر میں ہوتے ہیں، وہ غیر مسلم ادا کرتے ہیں، بعض رپورٹوں کے مطابق افریقہ کے ممالک کے سینکڑوں دیہات قادیانی مذہب قبول کر چکے ہیں، ان بستیوں کے لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانیت میں شامل کیا جا رہا ہے، غیر مسلم مرزا طاہر احمد کو مسلمانوں کا پوپ جان پال کہتے ہیں۔ بعض رپورٹوں میں اس خدشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ قادیانی مختلف ممالک میں جو قرآن پاک کے نسخے تقسیم کر رہے ہیں وہ تحریف شدہ ہیں۔ گزشتہ پندرہ برسوں میں مرزا طاہر احمد ایک سو سے زائد ملکوں کے اعلیٰ حکام سے ملاقات کر کے قادیانیت کی تبلیغ کے لئے تعاون حاصل کر چکے ہیں۔ ذرائع کے مطابق پاکستان سے سینکڑوں مسلمان نوجوان قادیانیوں کی مدد سے برطانیہ اور جرمنی جانے میں کامیاب ہوئے اور وہاں انہوں نے قادیانی گھرانوں میں شادیاں کرلیں، اب ان مین سے کئی نوجوان قادیانیوں کے خدام کے طور پر مختلف ممالک میں تبلیغی سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں۔ پاکستان کے علاوہ تقریبا ۱۰۰ ممالک میں ایک باقاعدہ شیڈول کے مطابق ایسے اسکولوں میں مرزا طاہر احمد کے دوروں کا انتظام کیا جاتا ہے جہاں مسلمان بچوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، وہاں مرزا طاہر احمد کی سرپرستی میں بچوں میں تحائف کے ساتھ ایسے اسلامی کتابچے تقسیم کئے جاتے ہیں جن میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی اور مسلمانوں کی مقدس ترین ہستی کے طور پر متعارف کرایا جاتا ہے، مرزا طاہر احمد کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور سنگاپور میں عالیشان رہائش گاہیں ہیں، مذکورہ چاروں رہائش گاہوں کے ساتھ ان کا جدید سیٹلائٹ سسٹم موجود* ہے، جہاں سے وہ پاکستان اور ہندوستان سمیت تقریباً ۵۰ ممالک میں سیٹلائٹ کے ذریعہ براہ راست خطاب کرتے ہیں، بعد ازاں ان کے خطاب کی لاکھوں آڈیو، ویڈیو کیسٹس دنیا کی مختلف ممالک میں جاری کی جاتی ہیں۔'' (ہفت روزہ ندائے ملت، لاہور بحوالہ الفرقان لکھنؤ جون ۲۰۰۰ء)

اس وقت مسئلہ عقیدہ ختم نبوت یا مرزا صاحب کی جھوٹ کو علمی انداز میں ثابت کرنے کا نہیں ہے، اس کو تو ہمارے علماء نے دو اور دو چار کی طرح واضح کر دیا ہے اور اس مسئلہ کے ہر پہلو کا جائزہ لیا ہے، اس وقت اصل مسئلہ ان ہزاروں مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت کا ہے جنہیں قادیانیت کا سیلاب بہالے جا رہا ہے اور وہ آئے دن ارتداد کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔

مذکورہ رپورٹ سے قادیانیت کے سیلاب کی شدت کا اندازہ کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ خود ہمارے ملک ہندوستان میں قادیانیت کا زور جیسا بڑھتا جا رہا ہے وہ دینی حلقوں کے لئے بڑی فکرمندی کی بات ہے، پچھلے زمانہ میں خال خال سننے میں آتا کہ فلاں شخص قادیانی نظریات کا حامل ہے، لیکن آج صورتِ حال بالکل بدل گئی ہے، ایسے دیہات جہاں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے اور جہاں تک کوئی دعوتی تحریک پہنچ نہیں پاتی، تقریباً قادیانیت سے متاثر ہیں، آندھرا پردیش کے ساحلی اضلاع قادیانیت سے سب سے زیادہ متاثر ہیں، اسی طرح نلگنڈہ اور ورنگل کے بہت سے دیہاتوں میں قادیانی مبلغین کی سرگرمیاں جاری ہیں، حتی کہ شہروں میں بھی مختلف مقامات پر کالج اور اسکول کے طلباء کو قادیانیت سے قریب کیا جا رہا ہے۔

ارتداد کے اس امڈتے ہوئے سیلاب میں ہمیں کس قدر متحرک اور چوکنا رہنا ہے، اس کو ہر شخص محسوس کرسکتا ہے، قادیانیت کے ارتداد کا مقابلہ کرنے کے لئے امت کے تمام طبقوں اور دینی تحریکوں کی جانب سے متحدہ اور منصوبہ بند کوششوں کی ضرورت ہے، اس سلسلہ میں سب سے پہلے مسلمانوں میں عمومی شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے، اس طور پر کہ معمولی علم رکھنے والا مسلمان بھی قادیانیت کے اسلام کے خلاف بغاوت ہونے کا پختہ شعور رکھے۔ قادیانیت کے ارتداد کو روکنے کی ذمہ داری ہر مسلم فرد پر عائد ہوتی ہے، یہ صرف علماء ہی کا کام نہیں ہے، ایک عام مسلمان بھی علماء کی سرپستی میں رد قادیانیت کے سلسلہ میں معاون بن سکتا ہے۔

زیادہ تر قادیانیت کا زور ان دیہاتوں میں ہے جہاں کے مسلمان معاشی لحاظ سے ابتری کا شکار ہیں، ایسے دیہاتوں میں قادیانی حضرات عیسائی مشنریوں کے طریق کار کے مطابق مال و دولت کے ذریعہ مسلمانوں کو خود سے قریب کرتے ہیں، چوں کہ دیہات کے مسلمان علم دین سے دور ہوتے ہیں، تھوڑی سی دولت یا معاشی تعاون سے قادیانیت کے جال میں پھنس جاتے ہیں دیہات کے مسلمان کا اگر اہم معاشی لحاظ سے تعاون نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا تو ممکن ہے کہ ان کے لئے دینی تعلیم فراہم کی جائے۔ یہ ایک المیہ ہے کہ اکثر دینی تحریکوں اور علماء کا میدان عمل شہر ہوا کرتا ہے، حتی کہ دیہات سے تعلق رکھنے والے علماء بھی شہروں کا رخ کرتے ہیں۔ اس کا ایک اہم سبب ان کی معاشی مجبوری ہے، دیہاتوں میں سہولتوں کی کمی کے ساتھ تنخواہ اتنی کم ہوتی ہے کہ جس سے بنیادی ضرورتیں پوری نہیں ہو پاتیں۔ ہمارے شہروں میں ایسے صاحب خیر افراد کی کوئی کمی نہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دولت سے خوب نوازا ہے، اگر ایسا متمول طبقہ علماء کی سرپستی میں دیہاتوں میں علماء کا بندوبست کرے اور ان کے اخراجات کی کفالت کرے تو مسلمانوں کی بڑی تعداد کو قادیانیت کے چنگل سے بچایا جاسکتا ہے۔ بہت سے دیہاتوں میں مساجد تک نہیں ہیں، جہاں قادیانی حضرات مساجد کی تعمیر کر کے اپنا مرکز بناتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس کے لئے خطیر رقم کی ضرورت ہوگی۔

ہندوستان میں جامعاتی سطح کے مدارس کی کوئی کمی نہیں ہے، ایسے تمام اداروں میں رد قادیانیت کا ایک مستقل شعبہ ہونا چاہئے، جس کے تحت چند مخصص علماء کام کریں اور ادارہ کی جانب سے مختلف دیہاتوں میں ان کے دعوتی دورے کرائے جائیں، ملکی سطح پر ماہرین رد قادیانیت علماء کی تربیت میں ایسے علماء تیار کئے جائیں، جو موضوع پر کامل عبور کے ساتھ مناظرانہ صلاحیتوں سے آراستہ ہوں، اس کیلئے وقفہ وقفہ سے مختلف مقامات پر علماء کیلئے تربیتی کیمپ منعقد کئے جائیں، اضلاع کے مدارس اس سلسلہ میں

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ جاپان کے

اکّیسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

(رپورٹ: مرزا ظفر احمد۔ جاپان)

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے جماعت احمدیہ جاپان کا اکیسواں جلسہ سالانہ ۴ سے ۶؍ مئی ۲۰۰۱ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منعقد ہوا۔

جلسہ کی کارروائی

نماز جمعہ وعصر کے بعد جلسہ کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوئی جو مکرم طلعت محمود احمد صاحب نے کی اور مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں بتایا کہ یہ جاپان میں اکیسویں صدی کا پہلا اور جماعت احمدیہ جاپان کا اکیسواں جلسہ سالانہ ہے۔ اس جلسہ کو ہم سب نے بکثرت دعاؤں اور ذکر الٰہی سے ذکر الٰہی کا جلسہ بنانا ہے۔ آپ نے وہ دعائیں پڑھ کر سنائیں جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت موقعہ پر اپنی جماعت اور حاضرین جلسہ کے لئے کی تھیں۔

اس کے بعد جلسہ کی عمومی کارروائی جاری رہی۔ مکرم فرحان احمد صاحب نے قرآن کریم کے محاسن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد Holy Quran its special features کے موضوع پر انگریزی میں خاکسار نے تقریر کی۔ اس کے ساتھ ہی جلسہ کی پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز صبح ساڑھے تین بجے نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید، تفسیر سورۃ فاتحہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہوا۔

ناشتہ اور تیاری کے بعد سب احباب جلسہ گاہ پہنچے اور دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی ساڑھے نو بجے خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم ظفر احمد ظفری صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور ترجمہ پیش کیا۔ مکرم ظفر اللہ ڈار صاحب نے درثمین سے منتخب اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم نصیر احمد طارق صاحب نے سیرت حضرت محمد ﷺ پیکر صبر واستقلال کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم محمد عبداللہ صاحب نے Advent and message of The Promised Messiah یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور پیغام کے موضوع پر انگریزی میں کی۔ تیسری تقریر مکرم اشفاق احمد صاحب نے تبلیغ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم ملک رفیع احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم سید سجاد احمد صاحب نے صفات باری تعالیٰ کے موضوع پر کی۔ اس کے ساتھ ہی یہ اجلاس ختم ہوا۔

ایک بج کر پندرہ منٹ پر نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد حضور کے خطبہ کی ویڈیو کیسٹ تمام حاضرین نے بڑی پروجیکشن سکرین پر جلسہ گاہ میں دیکھنے اور سننے کی سعادت پائی۔ یہ اس جلسہ کا بہت ہی بابرکت اور ایمان افروز حصہ بن گیا۔

دوسرا اجلاس مکرم ملک منیر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم نصیر احمد صاحب طارق نے کی اور ترجمہ پڑھا۔ مکرم مبشر احمد صاحب اختر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام 'ہے دست قبلہ نما لاالہ الااللہ' خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب نے اکیسویں صدی اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم ناصر ندیم بٹ صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب "ایک تاریخی انتباہ" کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا جو اسلام اور احمدیت کے استحکام اور اتحاد کے لئے اہم نصائح پر مشتمل ہے۔ اجلاس کی آخری تقریر مکرم ملک منیر احمد صاحب نے "تقویٰ کی باریک راہیں" کے عنوان سے کی۔ اس کے ساتھ ہی دوسرے اجلاس کا اختتام ہوا۔

جلسہ مستورات

اسی روز صبح ساڑھے نو بجے سے بارہ بجے تک مستورات کا علیحدہ اجلاس ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرمہ ناصرہ عبداللہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جاپان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ فریحہ احمد صاحبہ نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرمہ سعیدہ ملک صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ رحمان صاحبہ نے مالی قربانی کی اہمیت اور احمدی خواتین کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرمہ امتہ الودود صاحبہ نے مطالعہ کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر جاپانی احمدی خاتون پروین عصمت اللہ نے جاپانی زبان میں دعا کی اہمیت اور قبولیت کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرمہ عائشہ بٹ صاحبہ نے جو خود جاپانی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد مکرمہ ندرت اشفاق صاحبہ نے اردو میں امہات المومنین کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد دو بچیوں تہمینہ ڈار اور سینہ ڈار نے نظم "محبت کے نغمات گائیں گے ہم" نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ آخر میں صدر اجلاس مکرمہ ناصرہ عبداللہ صاحبہ نے خطاب کیا اور دعا کروائی۔

تیسرا روز

جلسہ کے تیسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد میں دعاؤں سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر قرآن مجید سے درس ہوا۔

جلسہ کے آخری روز صبح کا اجلاس خاص طور پر جاپانی زبان میں ہوا جس میں بیرونی مہمانوں کو خصوصا دعوت دی گئی تھی۔ یہ اجلاس مکرم مبشر احمد صاحب زاہد کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم فرحان احمد صاحب نے کی اور جاپانی ترجمہ پڑھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر مظفر احمد ملک نے انگریزی میں اسلام میں عورت کا مقام "Role of Women in Islam" کے موضوع پر تقریر کی۔ فرحان احمد صاحب نے مذہب کی ضرورت کے موضوع پر مکرم محترم عطاء المجیب صاحب راشد کا مضمون جاپانی میں پڑھ کر سنایا۔ یہ مضمون انہوں نے ہماری درخواست پر خاص طور پر لندن سے ہمارے جلسہ سالانہ کے اس جاپانی سیشن کے لئے بھجوایا تھا۔ اس کا جاپانی زبان میں ترجمہ مکرم فرحان احمد صاحب اور ناصر ندیم بٹ صاحب نے بڑی محنت سے کیا۔ اس کے بعد تمام حاضرین جلسہ کو چائے پیش کی گئی اور اجلاس کا اختتام ہوا۔ نمائش میں رکھے گئے قرآن مجید کے تراجم اور دیگر کتب سلسلہ میں مہمانوں نے بہت دلچسپی لی۔ اس اجلاس میں پانچ جاپانی مہمان اور ایک امریکی خاتون شامل تھیں۔

اختتامی اجلاس

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

آپ نے سورۃ الصف کی آخری پانچ آیات کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی خاطر دین کے مددگار بننے کی اور جاپان میں تبلیغ اسلام میں پورے جوش اور سرگرمی سے آخر پر دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جاپان میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تیزی سے ترقی کے سامان فرمائے۔

جماعت احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے تحت نومبائعین کی

نیشنل تربیتی کلاس

(مظفر احمد درّانی۔ دارالسلام تنزانیہ)

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور خاص فضلوں سے تنزانیہ میں حق کے متلاشی لوگ فوج در فوج احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور ہر طرف ایسی ہوا چل رہی ہے کہ راہیں کھل رہی ہیں کہ لوگ احمدیت کو ہی سلامتی کا گھر پا رہے ہیں۔ بستیوں کی بستیاں اور آبادیوں کی آبادیاں دین حق کی طرف کھنچی چلی آرہی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے کہ کسی ایک احمدی کو بھی ضائع نہیں ہونے دینا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ تنزانیہ وقتاً فوقتاً نومبائعین کے لئے ملکی، صوبائی اور مقامی سطح پر تربیتی پروگرام منعقد کرتی رہتی ہیں ایسی ہی ایک تربیتی کلاس جماعت کے مرکز دارالسلام میں یکم تا ۸؍ مئی ۲۰۰۱ء کو منعقد ہوئی۔

افتتاح

یکم مئی بروز منگل صبح ساڑھے آٹھ بجے تلاوت قرآن کریم کے بعد کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم محمود احمد شاد صاحب مبلغ سلسلہ نے کلاس کا افتتاح فرمایا اور نومبائعین کو کلاس سے متعلق ہدایات دیں اور ہر روز کا پروگرام پیش کیا۔ اور شامل ہونے والوں پر زور دیا کہ زیادہ سے زیادہ وقت کلاس میں گزاریں اور پورا فائدہ اٹھائیں اور پھر اپنے اپنے علاقوں کو جاکر سنبھالیں اور انہیں اسلام احمدیت پر مستحکم فرمائیں۔

نماز تہجد سے دن کا آغاز ہوا اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم، سیر اور ناشتہ کے بعد تدریس شروع ہوتی جس میں قرآن وحدیث کے بعض حصے، ضروری فقہی مسائل اور تاریخ احمدیت کے علاوہ اختلافی مسائل از بر کروائے گئے۔

نماز ظہر کے بعد مجلس سوال وجواب اور نماز عصر کے بعد روزانہ ایک عالم سلسلہ کی تربیتی و علمی تقریر ہوتی۔ نماز مغرب کے بعد درس کتاب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوتا۔ نماز مغرب سے قبل فٹ بال کے کھیل کا انتظام بھی تھا۔ کلاس کے آخری دن تحریری امتحان لیا گیا جس سے یہ تسلی ہوئی کہ شاملین نومبائعین نے کلاس کے اسباق سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔

اس تربیتی کلاس میں خاکسار کے علاوہ درج ذیل مبلغین کو مختلف تربیتی اسباق پڑھانے کا موقع ملا۔ مکرم محمود احمد شاد صاحب، مکرم شیخ عبدالرحمٰن خان صاحب، شیخ بکری عبید کالوٹہ صاحب اور شیخ یوسف عثمان کامبا اولایا صاحب۔

اس تربیتی کلاس میں ملک بھر کی ۴۰ جماعتوں سے ۲۱۵ چنیدہ نومبائعین نے شرکت کی جن کا انتخاب صوبائی مبلغین نے فرمایا تھا تاکہ وہ واپس جاکر مبلغین کے ساتھ دعوت الی اللہ کے کام میں معاون ثابت ہوں۔

والدین کی ذمہ داری

حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ فرماتے ھیں:

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا" ۔(الفضل ۸ فروری ۱۹۲۶ء صفحہ ۴)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کی طرف سے مورخہ ۱۱ جون تا ۱۶ جون ہفتہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس مورخہ ۱۱ جون بعد نماز مغرب وعشاء مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے عشق رسولؐ کے عنوان پر صاحب صدر نے سیدنا حضور اقدس علیہ السلام کے بعض روح پرور اقتباسات سنائے۔ اسی عنوان پر خاکسار نے بھی تقریر کی مورخہ ۱۲ جون کو مکرم قائد صاحب کی زیر صدارت مکرم ٹی کے صدیق صاحب نے حضرت رسول کریم صلعم کی حالات حاضرہ کے بارے میں پیشگوئیوں کے عنوان پر تقریر کی۔ مورخہ ۱۳ جون کو حضرت رسول کریم صلعم بحیثیت داعی الی اللہ کے زیر عنوان مکرم شاہد احمد صاحب نے تقریر کی۔

مورخہ ۱۴ جون کو حضرت رسول کریم صلعم بحیثیت رحمۃ للعالمین کے عنوان پر مکرم بی منصور احمد صاحب نے تقریر کی۔

مورخہ ۱۵ جون کا اجلاس زیر اہتمام مجلس انصار اللہ کالیکٹ منعقد ہوا مکرم احمد سعید صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں مکرم احمد کٹی صاحب مکرم عیسی کویا صاحب اور خاکسار نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ مکرم اے پی کنجا مو صاحب نے بھی مختصر خطاب کیا۔ صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۱۶ جون کو مکرم جمشید صاحب اور مکرم اے پی کنجا مو صاحب امیر جماعت نے تقریر کی۔

مورخہ ۱۷ جون بروز اتوار جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا محترم امیر صاحب نے سیدنا حضرت محمد صلعم کے اخلاق حسنہ کے بارے میں تعلیمات پیش کرتے ہوئے ان اخلاق حسنہ کو اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نے بھی سیرت پر تقریر کی آخر میں خاکسار کی تقریر ہوئی اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

★ عزیزہ سیدہ عطیہ الحلیم بنت مکرم سید وثیق الدین احمد ساکن بھونیشور کا نکاح خاکسار کے چھوٹے بیٹے سید محمد محمود کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار ایک روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے مورخہ 29.4.01 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ تقریب رخصتی مورخہ 7.6.01 کو بھونیشور میں ہوئی احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (سید محمد سرور قادیان)

★ مکرمہ سلمٰی پروین صاحبہ بنت مکرم صادق احمد خان صاحب مرحوم ساکن چک ایمرچھ تحصیل کولگام ضلع انت ناگ کشمیر کا نکاح مسمی میاں شبیر احمد صاحب ابن مکرم عبدالغنی میاں ساکن چوگام تحصیل کولگام ضلع انت ناگ کشمیر کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد مقبول حامد صاحب خادم سلسلہ نے مورخہ 30.5.01 کو پڑھا۔

☆۔ مورخہ 27.6.01 کو مکرمہ نصرت اختر صاحبہ بنت مکرم غلام رسول بیگ صاحب ساکن کوریل تحصیل کولگام ضلع انت ناگ کشمیر کا نکاح مسمی مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ابن مکرم شیخ عبدالرشید صاحب ساکن چک ڈسنڈ تحصیل کولگام ضلع انت ناگ کشمیر کے ساتھ مبلغ 36,000 روپے حق مہر پر مکرم ومحترم مولوی محمد مقبول حامد صاحب خادم سلسلہ چک ڈسنڈ وچک ایمرچھ نے پڑھا۔ اعانت بدر 100 روپے۔

(ظہور احمد جاوید متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

☆۔ عزیزہ زاہدہ تنویر بنت مکرم قاضی عطاء الرحمٰن عباسی صاحب ساکن لکھنؤ (یوپی) کا نکاح عزیزم صالح الدین صاحب ابن مکرم قاضی صلاح الدین صاحب ساکن علی پور کھیڑہ (یوپی) کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے (25,000) حق مہر پر مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 25.7.01 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/100 روپے۔ (جمیل احمد ناصر ایڈووکیٹ قادیان)

★ مورخہ 01-.17.6 بمقام کیندراپاڑہ اڑیسہ ڈگری کالج میں محترمہ فریدہ جہاں آراء صاحبہ بنت مکرم شمس الحق صاحب پروفیسر کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترم ڈاکٹر عبدالنور صاحب آفتاب حیدرآباد حال مقیم آسٹریلیا مبلغ دو لاکھ اکاون ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا محمد عبدالحلیم صاحب فاضل انچارج مبلغ اڑیسہ نے کیا مولانا صاحب موصوف نے برموقع بہت ہی دلکش انداز میں نکاح کی غرض وغایت اور میاں بیوی کے فرائض اور ادائیگی حقوق پر روشنی ڈالی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے آمین۔ اس خوشی کے موقع پر ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب ایڈووکیٹ حیدرآباد نے مبلغ -/500 روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(نصیر احمد خادم نزیل کیندراپاڑا)

بقیہ صفحہ (7)

۲۳ ستمبر ۱۹۵۷ء کو انڈونیشیا کے سفیر الحاج ڈاکٹر محمد رشید صاحب ربوہ تشریف لائے۔

۱۲ ستمبر ۱۹۵۹ء مغربی جرمنی فرانکفرٹ میں جرمنی کی دوسری مسجد کا افتتاح حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحبؓ نے کیا۔

۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ عالمی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے اور کرسی صدارت سنبھالتے ہی سب سے پہلے عربی میں قرآنی دعائیں باآواز بلند پڑھیں۔

۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء کو کلکتہ مسجد کی بنیاد صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے رکھی۔

۲ ستمبر ۱۹۶۳ء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ قمر الانبیاء کی وفات لاہور میں شام ۷ بجے ہوئی۔ نماز جنازہ ۳ ستمبر کو ربوہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے پڑھایا شام ۶ بجے۔

ستمبر ۱۹۶۹ء کو حضرت خلیفہ ثالثؒ نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرنے کی تحریک فرمائی۔

۹ ستمبر ۱۹۶۶ء کو حضرت خلیفہ ثالثؒ نے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا۔

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء تاریخ احمدیت کا المناک دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک ترمیم کے ذریعہ آئین کی اغراض کے لئے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا۔

۲۷ ستمبر ۱۹۷۵ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں مسجد ناصر کا بنیاد رکھا یہ صد سالہ جوبلی کے تحت قائم ہونے والا پہلا دار النور تھا۔

۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو جاپان کے شہر "کویوہاما" میں دوسرا مشن قائم ہوا۔

۳۰ ستمبر ۱۹۸۰ء کو حضرت خلیفہ ثالثؒ نے مانچسٹر اور ہڈرزفیلڈ دو احمدیہ مشنوں کا افتتاح فرمایا۔

۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء کو حضور نے امن عالم کے لئے دعاؤں اور صدقات کی تحریک فرمائی۔

۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو سپین کے ایک مقام پیدرو آباد میں جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجے میں ساڑھے سات سو سال بعد بننے والی مسجد بشارت کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے روز فرمایا۔ اس دن کو تمام احمدی جماعتوں نے عید کی طرح منایا تمام شہروں میں دعائیں مانگی گئیں۔ ربوہ میں چراغاں کیا گیا جھنڈیاں لگائی گئیں۔ اس افتتاح کے موقع پر مختلف ممالک سے آنے والے جماعت احمدیہ کے افراد کے علاوہ مقامی باشندے بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

۱۸ ستمبر ۱۹۸۳ء کو مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اوکاڑہ کو عید کے دن چھرے سے وار کرکے شہید کیا گیا تھا۔

۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو آسٹریلیا سڈنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اور مشن کا سنگ بنیاد رکھا۔ ۲۵ ستمبر کو فجی کے شہر لٹوکا میں مسجد کا بنیاد رکھا۔

یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے وفات پائی۔

۱۷ ستمبر ۱۹۸۵ء کو مغربی جرمنی کے شہر کولون کے نئے مرکز کا حضور ایدہ اللہ نے افتتاح فرمایا۔ اور ۲۲ ستمبر کو گروس گیراؤ کے مقام پر نئے مرکز کا افتتاح فرمایا نیز ہالینڈ میں نئے مرکز مسجد نور کا افتتاح فرمایا۔

۲۰ ستمبر ۱۹۸۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کے شہر سساگا میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

۱۹ ستمبر ۱۹۸۷ء کو خطبہ جمعہ میں حضور انور نے بنگلہ دیش میں جماعت احمدیہ پر مظالم کے جواب میں مساجد کی تعمیر، غرباء کے مکانات کی تعمیر اور وقف زندگی کی تحریک نیز مالی قربانی کی تحریک فرمائی او راپنی طرف سے اس تحریک میں ایک ہزار پاؤنڈ کا وعدہ فرمایا۔

ستمبر ۱۹۸۸ء اخبار احمدیہ جرمنی میں حضور کا یہ ارشاد شائع ہوا کہ "سپینش سیاحوں کی میزبانی کے لئے دنیا بھر کے احمدی اپنی خدمات پیش کریں۔

ولادت ودرخواست دُعا

• خاکسار کے بیٹے عزیز محمود احمد ناصر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 12/8/01 بروز اتوار پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشہود احمد نور نام تجویز فرمایا ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے بچہ شریف احمد صاحب حافظ آبادی مرحوم کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک صالح خادم دین بننے اور صحت وتندرستی کی لمبی عمر پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۵۰۰ روپے) (حاجی منظور احمد درویش قادیان)

• خاکسار کے داماد محترم محبوب حسین معلم کشن گنج بہار کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بچے سے نوازا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت کاشف محبوب نام رکھتے ہوئے بچے کو تحریک وقف نو میں شامل فرمایا ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین بنائے۔

خاکسار کی شریک حیات حلیمہ بیگم کی طبیعت عرصہ دراز سے ناساز چلی آرہی ہے موصوفہ کی صحت وتندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 111 روپے۔ (ایم اے شکور)

★ مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 25/7/01 بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں عزیزہ نبیلہ مسرت .B.A بنت مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب کا نکاح خاکسار کے بیٹے عزیز تسنیم احمد فرخ صاحب بٹ بی.ایس.سی، بی.ایڈ. ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار ایک صد ایک روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے موجب خیر وبرکت ومثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (اعانت بدر ۲۰۰ روپے) (مبارک احمد بٹ ایم.اے، قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 50 Thursday, 16th August 2001 Issue No 33

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

تصاویر مساجد ہائے احمدیہ ہندوستان
قسط نمبر ۴

نوٹ:- صوبائی امراء کرام، امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش ہے کہ اپنی جماعتوں کی مساجد کی تصاویر بلیک اینڈ وائٹ پوسٹ کارڈ سائز پر جلد ارسال فرمائیں۔ سن تعمیر اور مسجد کے مختصر تعارف کے ساتھ۔ تصویر کھنچواتے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے کہ تصویر میں آدمی نظر نہ آئیں۔ اور درمیان میں کوئی روک حائل نہ ہو اور مینار وغیرہ نمایاں نظر آئیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

مسجد احمدیہ آدی ناد (Adinad) کیرلہ

مکرم عبد القہار صاحب مرحوم نے ۵ سینٹ قطعہ زمین وقف کیا تھا جس پر مکرم ایم محی الدین کنجو صاحب اور چند افراد نے ملکر یہ مسجد تعمیر کی ۳ مارچ ۱۹۸۴ء کو اس کا افتتاح عمل میں آیا تھا

ملکی سالانہ اجتماعات مجلس انصار اللہ خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت و مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ قادیان کے درج ذیل تفصیل کے مطابق منعقد کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

۱۔ سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت مورخہ 23-22 ستمبر 2001 بروز ہفتہ۔ اتوار

۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مورخہ 26-25-24 ستمبر 2001 بروز سوموار۔ منگل۔ بدھ

۳۔ لجنہ اماء اللہ قادیان 26-25-24 ستمبر۔

اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

صنعتی نمائش برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

جیسا کہ مجالس کو قبل ازیں اطلاع دی جاچکی ہے کہ سال گزشتہ کی طرح امسال بھی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر قادیان میں صنعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس میں ہر ٹریڈ کے احباب اپنے اپنے صنعتی ماڈل پیش کرسکتے ہیں۔ اس میں شریک ہونے کیلئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔

اوم، دوم، سوم آنے والوں کو ''ایوارڈ'' دئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں جملہ قائدین و عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس میں پرزور تحریک کریں اور صاحبان صنعت و حرفت میں حصہ لینے کی بھرپور ترغیب دلائیں۔ جزاکم اللہ حصہ لینے والے تمام افراد سے درخواست ہے کہ اپنی شمولیت کی اطلاع قبل از وقت بھجوائیں تا کہ اس کے مطابق مناسب انتظام کیا جاسکے۔

(بشیر الشمس منتظم صنعتی نمائش سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ہفتہ قرآن مجید - جماعت احمدیہ کالیکٹ

جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مورخہ یکم جولائی ۲۰۰۱ء تا ۷ جولائی روزانہ بعد نماز مغرب و عشاء اجلاس منعقد ہوتا رہا۔ یہ علمی نشست بفضلہ تعالیٰ نہایت بابرکت ثابت ہوئی۔ پہلے روز زیر صدارت محترم اے پی کنجا مو صاحب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد محترم امیر صاحب نے ہفتہ قرآن کے انعقاد کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہو رہی خدمت قرآن پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف ملفوظات کی روشنی میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان کی۔

دوسرے روز محترم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم کے وی حسن کویا صاحب نے قرآن مجید اور اخلاق حسنہ کی تعلیم پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے متقیوں کی علامات سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات کی روشنی میں بیان کی۔ تیسرے روز محترم امیر صاحب ہی کی زیر صدار منعقدہ اجلاس میں مکرم ایس محمد سلیم صاحب نے قرآن مجید اور اس کی حفاظت کے عنوان پر تقریر کی۔ خاکسار نے متقیوں کی ہدایت ملنے کے ذرائع کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی روشنی میں وضاحت کی۔

چوتھے روز مکرم کے وی عیسیٰ کویا صاحب نے قرآن مجید اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے پچھلے دن کے مضمون کے تسلسل میں متقیوں کیلئے خدا کی طرف سے بیان فرمودہ ہدایت کی وضاحت ملفوظات کی روشنی میں کی۔

پانچویں دن میں مکرم نائب امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں مکرم اے ایم محمد سلیم صاحب نے قرآن مجید اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے بھی اسی موضوع پر تقریر کی۔

چھٹے روز مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں قرآن مجید کے فضائل کے عنوان پر مکرم شاہد احمد صاحب اور مکرم مودونی صاحب نے تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات کی روشنی میں کافروں اور منکروں کی علامات بتائیں۔

ساتویں روز اختتامی اجلاس بھی محترم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم احمد شافی صاحب نے قرآن مجید اور موجودہ میڈیکل سائنس کے عنوان سے پُر از معلومات تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے منافقوں کی علامات عنوان پر سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات کی بنیاد پر تقریر کی۔ اِس طرح ان دنوں میں خاکسار نے سورہ بقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیتوں کی تشریح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف ملفوظات کی بنیاد پر کی۔ محترم امیر صاحب کے مختصر خطاب اور خاکسار کی اجتماعی دُعا کے ساتھ اِس بابرکت ہفتہ قرآن کا اختتام ہوا۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سارے ہفتہ میں احباب جماعت بہت ذوق و شوق کے ساتھ کثیر تعداد میں حاضر ہوئے۔ اور مستورات بھی خاصی تعداد میں حاضر ہوتی رہیں۔ اِس ہفتہ قرآن کی ترتیب دینے میں مکرم احمد سعید صاحب سکرٹری تربیت کی خدمات قابل ذکر ہیں۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرالہ)

بقیہ صفحہ: (۹)

اہم رول ادا کرسکتے ہیں کہ وہ ان تمام دیہاتوں کا احاطہ کریں جو اس ضلع کے تحت آتے ہیں۔

رد قادیانیت کے سلسلہ میں نشر و اشاعت کو بھی ایک اہم ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے، اس کے لئے مساجد میں ائمہ حضرات ختم نبوت کو وقفہ وقفہ سے موضوع گفتگو بناتے رہیں اور لوگوں کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کرتے رہیں، اسی طرح چھوٹے چھوٹے پمفلٹوں، اشتہاروں اور مضامین کو لوگوں میں زیادہ سے زیادہ عام کیا جاتا رہے۔

اس سلسلہ میں یہ خوش آئند بات ہے کہ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر سرپرستی آندھرا پردیش کی ریاستی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل عمل میں آئی ہے۔ اس مجلس کو جن علماء کی سرپرستی حاصل ہے، ہمیں امید ہے کہ مجلس ان کی نگرانی میں مؤثر رول ادا کرے گی۔

(مرسلہ: ایم اے محمود احمد مبلغ سلسلہ کرناٹک)